بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 47

ایڈیٹر
منیر احمد خادم
نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

Postal Registration No:p/GDP-23

ہفت روزہ
بدر
قادیان
The Weekly BADR Qadian

شمارہ 16/17
شرح چندہ
سالانہ 150 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر امریکن۔ بذریعہ بحری ڈاک 10 پونڈ یا 20 ڈالر امریکن

18،25 ذی الحجہ 1418 ہجری 16،23 شہادت 1377 ہش 16،23 اپریل 98ء

لنڈن ۱۷ر اپریل (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے بخیر وعافیت ہیں۔ الحمدللہ۔

پیارے آقا کی صحت و تندرستی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دعائیں کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر آن پیارے آقا کا حامی وناصر ہو اور قدم قدم پر معجزانہ تائید و نصرت فرمائے۔ (آمین)۔

خدا تعالیٰ نے مجھے اسی لئے مامور کیا ہے کہ تقویٰ پیدا ہو اور خدا پر سچا ایمان جو گناہ سے بچاتا ہے پیدا ہو

ملفوظات سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام

اپنے جیسی مخلوق کو نافع یا ضار نہ سمجھو

یادرکھو دنیا انسان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔ یہ اس کی اپنی کمزوری ہے کہ اپنے جیسی مخلوق کو نافع یا ضار سمجھتا ہے۔ نفع اور ضرر اللہ ہی کی طرف سے ملتا ہے۔ ہماری مراد اس سے یہ ہے کہ انسان معرفت کی آنکھ سے خدا کو شناخت کرلے جبتک عملی طور پر خدا شناسی کو ثابت کر کے نہ دکھائے تو دہریہ ہے۔

میں نے غور کیا ہے۔ قرآن شریف میں کئی ہزار حکم ہیں ان کی پابندی نہیں کی جاتی ادنیٰ ادنیٰ سی باتوں میں خلاف ورزی کرلی جاتی ہے۔ یہاں تک دیکھا جاتا ہے کہ بعض جھوٹ تو دکاندار بولتے ہیں اور بعض مصالحہ دار جھوٹ بولتے ہیں حالانکہ خدا تعالیٰ نے اس کو رجس کے ساتھ رکھا ہے مگر بہت سے لوگ دیکھے ہیں کہ رنگ آمیزی کر کے حالات بیان کرنے سے نہیں رکتے اور اس کو کوئی گناہ بھی نہیں سمجھتے۔ ہنسی کے طور پر بھی جھوٹ بولتے ہیں۔ انسان صدیق نہیں کہلا سکتا جبتک جھوٹ کے تمام شعبوں سے پرہیز نہ کرے۔

گناہ کے چھوڑنے کا طریق

انسان جب فسق وفجور میں پڑ جاتا ہے تو پھر اُن لذآت کو کیسے چھوڑ سکتا ہے؟ اس کے چھوڑنے کی ایک ہی راہ ہے کہ گناہ کی معرفت انسان کو ہو اور یہ معلوم ہو جاوے کہ اللہ تعالیٰ گناہ پر سزا دیتا ہے۔ حیوان بھی جب معرفت پیدا کرلیتا ہے کہ یہ کام کروں گا تو سزا ملے گی تو وہ بھی اس سے بچتا ہے۔ کتے کو بھی اگر ایک چھڑی دکھائی جائے تو وہ بھاگتا ہے اور دہشت زدہ ہو جاتا ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ انسان انسان ہو کر خدا تعالیٰ سے اتنا بھی نہ ڈرے جتنا ایک حیوان سوٹے سے ڈرتا ہے۔ بھیڑیئے کے پاس اگر بکری باندھ دی جاوے تو وہ گھاس نہیں کھا سکتی۔ کیا اس بھیڑیئے جتنی دہشت بھی خدا کی نہیں ہے؟

انسان کے پیدا ہونے کی غرض وغایت تو یہ ہے کہ وہ سچا ایمان پیدا کرے۔ اگر یہ ایمان وہ پیدا نہیں کرتا تو پھر اپنی پیدائش کو عبث سمجھتا ہے اور اگر اس مجلس میں وہ ایمان نہیں ہے تو اس پر حرام ہے کہ دوسری مجلس کو تلاش نہ کرے۔ خدا تعالیٰ نے مجھے اسی لئے مامور کیا ہے کہ تقویٰ پیدا ہو اور خدا پر سچا ایمان جو گناہ سے بچاتا ہے پیدا ہو۔ خدا تعالیٰ تاوان نہیں چاہتا بلکہ سچا تقویٰ Le ہے۔ میں نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ توبہ کرتے وقت گواہ رکھ لیتا تھا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ تو ایسا کیوں کرتا ہے؟ اس نے کہا میں نے اس لئے یہ کیا ہے کہ شاید اس توبہ کو توڑتے وقت اس گواہ سے ہی کچھ شرم آجائے لیکن آخر دیکھا کہ وہ ان کی بھی پروانہ کر کے توبہ توڑتا۔ کیونکہ اصل شرم تو خدا تعالیٰ سے ہونی چاہئے جب خدا سے نہیں ڈرتا اور شرم کرتا تو اور کسی سے کیا کرے گا۔ ایسے لوگوں کی وہی مثال ہے۔

چہ خوش گفت درویش کوتاہ دست
کہ شب توبہ کرد و سحر گاہ شکست

دُعا خشک لکڑی کو سرسبز اور مردہ کو زندہ کرسکتی ہے

جو لوگ اس سلسلہ میں داخل ہوتے ہیں ان کو سب سے بڑا فائدہ تو یہ ہوتا ہے کہ میں اُن کیلئے دعا کرتا ہوں۔ دعا ایسی چیز ہے کہ خشک لکڑی کو بھی سرسبز کرسکتی ہے اور مردہ کو زندہ کرسکتی ہے۔ اس میں بڑی تاثیریں ہیں۔ جہاں تک قضا وقدر کے سلسلہ کو اللہ تعالیٰ نے رکھا ہے کوئی کیسا ہی معصیت میں غرق ہو دُعا اس کو بچالے گی۔ اللہ تعالیٰ اس کی دستگیری کرے گا اور وہ خود محسوس کرے گا کہ میں اب اور ہوں۔ دیکھو جو شخص مسموم ہے کیا وہ اپنا علاج آپ کرسکتا ہے اس کا علاج تو دوسرا ہی کرے گا اس لئے اللہ تعالیٰ نے تطہیر کیلئے یہ سلسلہ قائم کیا ہے اور مامور کی دعائیں تطہیر کا بہت بڑا ذریعہ ہوتی ہیں۔

دُعا کرنا اور کرانا اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ دُعا کیلئے جب درد سے دل بھر جاتا ہے اور سارے حجابوں کو توڑ دیتا ہے اس وقت سمجھنا چاہئے کہ دُعا قبول ہوگئی۔ یہ اسم اعظم ہے۔ اس کے سامنے کوئی ان ہونی چیز نہیں ہے۔ ایک خبیث کیلئے جب دعا کے ایسے اسباب میسر آجائیں تو یقیناً وہ صالح ہو جاوے اور بغیر دُعا کے وہ اپنی توبہ پر بھی قائم نہیں رہ سکتا۔ بیمار اور محجوب اپنی دستگیری آپ نہیں کرسکتا۔ سنت اللہ کے موافق یہی ہوتا ہے کہ جب دعائیں انتہا تک پہنچتی ہیں تو ایک شعلہ نور کا اس کے دل پر گرتا ہے جو اس کی خباثتوں کو جلا کر تاریکی دور کردیتا ہے اور اندر ایک روشنی پیدا کردیتا ہے۔ یہ طریق استجابت دعا کا رکھتا ہے۔

ضرور ہے کہ انسان پہلے حالتِ بیماری کو محسوس کرے اور پھر طبیب کو شناخت کرے سعید وہی ہے جو اپنے مرض اور طبیب کو شناخت کرتا ہے۔ اس وقت دنیا کی حالت بگڑی ہوئی ہے جن باتوں پر خدا نے چاہا تھا کہ قائم ہوں اُن کو چھوڑ دیا گیا ہے۔ باہر سے وہ ایک پھوڑے کی طرح نظر آتے ہیں جو چمکتا ہے مگر اس کے اندر پیپ ہے یا قبر کی طرح ہے کہ جس کے اندر بجز ہڈیوں کے اور کچھ نہیں۔

ایسا ہی حال اخلاقی حالتوں کا ہے غیظ وغضب میں آکر گندی گالیاں دینے لگتا ہے اور اعتدال سے گذر جاتا ہے۔

نفس مطمئنہ کی حالت والا ہی بڑا سعید اور بامراد ہے

اصل مدعا تو یہ ہونا چاہئے کہ انسان نفس مطمئنہ حاصل کرے۔ نفس تین قسم ہے امّارہ لوّامہ۔ مطمئنہ۔ بہت بڑا حصہ دنیا کا نفس امارہ کے نیچے ہے اور بعض جن پر خدا کا فضل ہوا ہے وہ لوامہ کے نیچے ہیں۔ یہ لوگ بھی سعادت سے حصہ رکھتے ہیں۔ بڑا بدبخت وہ ہے جو بدی کو محسوس ہی نہیں کرتا یعنی جو امارہ کے ماتحت ہیں اور بڑا ہی سعید اور بامراد وہ ہے جو نفس مطمئنہ کی حالت میں ہے۔

نفس مطمئنہ ہی کو خدا تعالیٰ نے فرمایا۔ یا ایتہا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ۔ یعنی اے وہ نفس جو اطمنان یافتہ ہے۔ اس حالت میں شیطان کے ساتھ جو جنگ ہوتی ہے اس کا خاتمہ ہو جاتا ہے اور خطاب کے لائق تو مطمئنہ ہی ٹھہرایا ہے اور اس آیت سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ مطمئنہ کی حالت میں مکالمہ الٰہی کے لائق ہو جاتا ہے۔ خدا کی طرف واپس آ کے معنے یہی نہیں کہ مر جا بلکہ امارہ اور لوامہ کی حالت میں جو خدا تعالیٰ سے ایک بعد ہوتا ہے مطمئنہ کی حالت میں وہ مہجوری نہیں رہتی اور کوئی غبار باقی نہ رہ کر غیب کی آواز اس کو بلاتی ہے۔ تو مجھ سے راضی اور میں تجھ سے راضی۔ یہ رضا کا انتہائی مقام ہوتا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اب میرے بندوں میں داخل ہو جا۔ اللہ تعالیٰ کے بندے دنیا ہی پر ہوتے ہیں مگر دنیا اُن کو نہیں پہچانتی۔ دنیا نے آسمانی بندوں سے دوستی نہیں کی وہ اُن سے ہنسی کرتی ہے۔ وہ الگ ہی ہوتے ہیں اور خدا تعالیٰ کی رداء کے نیچے ہوتے ہیں۔ غرض جب ایسی حالت اطمینان میں پہنچتا ہے تو الٰہی اکسیر سے تانبا سونا ہو جاتا ہے۔ وادخلی جنتی اور تو میرے بہشت میں داخل ہو جا بہشت ایک ہی چیز نہیں ولمن خاف مقام ربہ جنتان۔ خدا سے ڈرنے والے کیلئے دو بہشت ہیں۔

(الحکم جلد ۷ نمبر ۸ صفحہ ۳ تا ۶ مورخہ ۲۸ فروری ۱۹۰۳ء)

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان : :

پاکستان کے بعد

اب ھندوستان میں بھی دیوبندی فرقہ پرستی کا زہر

(۷)

گزشتہ گفتگو میں ہم مسلم پرسنل لاء کے حوالے سے ذکر کر چکے ہیں کہ ھندوستان میں ہر وہ مسلمان جو کلمہ طیبہ پر ایمان رکھتا ہے وہ مسلمان کہلاتا ہے اور مسلم پرسنل لاء کے حوالے سے وہ تمام حقوق اس کو حاصل ہیں جو ایک مسلمان کو ملنے چاہئے۔ یہ الگ بات ہے کہ ناسمجھ کٹر ملاں بلاوجہ ایک دوسرے کو اپنے گروہی مفادات کے تحت کافر زندیق و مرتد قرار دیں۔

ہم عرض کر رہے تھے کہ تقسیم ملک سے قبل اور تقسیم ملک کے بعد ملک کی عدالتوں نے مسلم کی مذکورہ تعریف کے مطابق ہی مسلمانوں کے فیصلے سرانجام دیئے۔ اگرچہ بعض کٹر ملاؤں نے ہمیشہ ہی کوشش کی ہے کہ کسی طرح ملک کی کوئی عدالت احمدیوں کو غیر مسلم قرار دے لیکن وہ اپنے اس شیطانی منصوبوں میں ہرگز کامیاب نہیں ہوئے۔

اگرچہ بعض ملاؤں کی طرف سے وقتاً فوقتاً اخبارات میں یا کتابچوں کے ذریعہ جھوٹی مثالیں دے کر یہ بتانے کی کوشش کی جاتی ہے کہ ملک کی عدالتوں نے احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیا تھا لیکن ہم اپنے محترم قارئین کو ابھی پختہ ثبوتوں کے ساتھ بتائیں گے کہ ایسا کبھی نہیں ہوا۔

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب اپنی کتاب "تحدیث نعمت" صفحہ ۱۹۴ میں تحریر فرماتے ہیں:

"جماعت احمدیہ کے افراد کے متعلق ارتداد کا سوال کئی بار عدالتوں میں آیا ہے غالباً پہلی بار یہ سوال سیالکوٹ میں چھاؤنی کی جامع مسجد کی تولیت اور امامت کے سلسلہ میں عدالت کے روبرو آیا تھا مولوی مبارک علی صاحب کے سلسلہ احمدیہ میں بیعت ہونے پر چھاؤنی کے مسلمانوں کی طرف سے اُنہیں جامع مسجد کی تولیت اور امامت سے علیحدہ کرنے کیلئے دیوانی عدالت میں چارہ جوئی کی گئی اس وقت سیالکوٹ میں کوئی احمدیہ وکیل نہیں تھا والد صاحب ابھی سلسلہ احمدیہ میں بیعت نہیں ہوئے تھے مولوی مبارک علی صاحب کی طرف سے والد صاحب کو وکیل کیا گیا عدالت ابتدائی میں جج لالہ دھنپت رائے صاحب تھے انہوں نے قرار دیا کہ جماعت احمدیہ کے افراد مسلمان ہیں اور دعویٰ خارج کر دیا مدعیان نے ڈویژنل جج کی عدالت میں اپیل دائر کی ڈویژنل جج مسٹر چیوس نے جو بعد میں چیف کورٹ کے جج ہوئے انہوں نے عدالت ابتدائی کا فیصلہ بحال رکھا اور اپیل خارج کی مدعیان نے اس فیصلہ کے خلاف چیف کورٹ میں اپیل کی۔ چیف کورٹ نے قرار دیا کہ دعویٰ چونکہ مولوی مبارک علی صاحب کے سلسلہ احمدیہ میں بیعت ہونے کے چھ سال کے اندر دائر نہ کیا گیا اس لئے زائد المیعاد ہے اور اس بناء پر اپیل خارج کر دی چونکہ چیف کورٹ نے مدعا علیہ کے عقائد کی نسبت کوئی فیصلہ نہ دیا اس لئے چیف کورٹ کا یہ فیصلہ اصل بنائے تنازعہ پر نظر نہ ہوا"۔

اسی طرح سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے زمانہ مبارک میں ۱۹۱۶ء میں پٹنہ کی عدالت نے احمدیوں کے مسلمان ہونے کے بارے میں فیصلہ سنایا۔ جس کی تفصیل اس طرح ہے کہ مونگھیر بہار کے احمدیوں نے سب جج مونگھیر کی عدالت میں غیر احمدیوں کے نام یہ درخواست کی کہ وہ احمدیوں کے مساجد میں نماز پڑھنے میں مزاحم نہ ہوں غیر احمدیوں کی طرف سے کہا گیا کہ احمدی کافر ہیں اس لئے انہیں مسجدوں میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دی جا سکتی سب جج اور ڈسٹرکٹ جج نے دعویٰ خارج کر دیا اور فیصلہ دیا کہ احمدی مسلمان ہیں۔ دیکھو:

Hakim Khalil vs Malik Israfil

Indian Cases xxxvii P.302

پھر ۱۹۲۲ء میں کیرلہ میں کٹر ملاؤں کے غیر اسلامی فتوے پر ایک احمدی ہونے والے شخص کی بیوی کا نکاح دوسری جگہ پڑھا دیا گیا خاوند نے فوجداری عدالت میں مقدمہ دائر کیا استغاثے کی سماعت سیشن جج نے کی جو مدراسی براہمن تھے انہوں نے مدراس کے قاضی کے فتویٰ سے مرعوب ہو کر خاوند کے خلاف فیصلہ دیا اس پر مدراس ہائی کورٹ میں نظر ثانی کی درخواست دی گئی۔ چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے مقدمہ کی پیروی فرمائی۔ ہائی کورٹ نے فیصلہ دیا کہ احمدیہ جماعت اسلام ہی کا ایک اصلاح شدہ فرقہ ہے جو قرآن کریم کو اپنی الہامی کتاب مانتا ہے۔ (الفضل ۱۴ر مئی ۱۹۲۲ء صفحہ اول)

Narantakath vs Parakkal (1922)

I.L.R.C. 1922-45

MADRAS P.986

متحدہ ھندوستان میں پٹنہ ہائی کورٹ اور مدراس ہائی کورٹ کے ان فیصلہ جات کی روشنی میں ہی احمدیوں کے جملہ فیصلے مسلم پرسنل لاء کے مطابق ہوتے رہے اور آج تک ہو رہے ہیں۔ پاکستان میں بھی ۱۹۷۴ء میں آئین میں تبدیلی سے قبل تک پاکستان کی عدالتیں سابقہ فیصلہ جات پر قائم رہیں یہاں تک کہ جیسا کہ ہم گزشتہ گفتگو میں عرض کر آئے ہیں۔ ۱۹۵۲ء میں بھی پاکستان کی عدالت نے احمدیوں کے عقائد کی روشنی میں احمدیوں کے مسلمان ہونے کا فیصلہ دیا تھا۔ ان فیصلہ جات کو ایک مرتبہ پھر ملاحظہ فرمائیے۔

سندھ ہائی کورٹ نے اپنے ۶/اکتوبر ۱۹۵۰ء کے فیصلہ میں لکھا:

"یہ ایک حقیقت ہے اور محمدی قانون کے عین مطابق ہے کہ کوئی عدالت کسی کے مذہبی عقیدہ کی پیمائش نہیں کر سکتی۔ عدالت کیلئے اتنا ہی کافی ہے کہ کوئی کہے کہ وہ سُنّی مسلمان ہے عدالت کو یہ اجازت نہیں دی جا سکتی کہ وہ یہ جاننے کی کوشش کرے کہ اس آدمی کے ذہن میں کیا ہے"۔ (بحوالہ رسالہ فرق لاہور ۲۲-۱۵ جنوری ۹۶ء)

پھر ۱۹۵۳ء کے فسادات کے بعد منیر انکوائری کمیشن نے اپنے فیصلہ میں لکھا:

"عدالت کا یہ کام نہیں کہ وہ فیصلہ کرے کہ احمدی دائرہ اسلام میں ہیں یا نہیں یہ ایک انتہائی مشکل بلکہ ناممکن سا کام ہے کیونکہ علماء میں سے کوئی مولوی مسلم کی ایک تعریف پر متفق نہیں۔ عدالت مزید اس نتیجہ پر پہنچی ہے کہ مذہب کا حکومت کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہونا چاہئے یہی قائداعظم کے پاکستان کا تصوّر تھا جو قانون ساز اسمبلی کے خطاب میں دیا تھا۔ (ایضاً)

لیکن ۱۹۷۴ء اور پھر ۱۹۸۴ء میں آئین میں تبدیلی کے بعد نہ صرف عدالتیں ترمیم شدہ آئین کے مطابق فیصلوں پر مجبور ہوئی ہیں بلکہ انہوں نے جب یہ محسوس کیا کہ حکمران آئین میں ناانصافیوں سے بھرپور ترمیمیں کر رہے ہیں تو انہوں نے بھی ناانصافیوں سے لبریز فیصلوں کے ذریعہ اُن کی خوشنودیاں حاصل کرنی شروع کر دیں۔ چنانچہ گزشتہ سال خود وزیراعظم پاکستان مسٹر نواز شریف کے توہین عدالت پر جو ہنگامہ ہوا اور ان کے اور سابقہ صدر پاکستان مسٹر محمد لغاری کے درمیان شدید اختلافات کے نتیجہ میں جو آئینی کرائسس اُٹھ کھڑا ہوا تھا وہ دراصل انتظامیہ و عدلیہ کی انہی ناانصافیوں کے نتیجہ میں تھا جس کی عادت سالہاسال کی تربیت کے نتیجہ میں اُن کو پڑی تھی۔ اس کا تفصیلی تذکرہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۸/نومبر ۱۹۹۷ء میں فرما چکے ہیں۔ یہ خطبہ بدر کی ۲۶/مارچ ۹۸ء کے شمارہ میں شائع ہو چکا ہے۔ ہر صاحب بصیرت کو اسے ضرور ملاحظہ کرنا چاہئے۔

کیا ھندوستان کے کٹر ملاں یہاں پر بھی اُس آئینی کرائسس کو کھڑا کرنا چاہتے ہیں کیا آئین ھند میں ترمیم کروا کر انتظامیہ کیلئے ایسی راہ ہموار کرنا چاہتے ہیں جس کے نتیجہ میں ھندوستان کی مختلف قومیتوں کے درمیان مسلسل ناانصافیوں کی گہری کھائیاں کھودی جا سکیں۔ پہلے احمدی و غیر احمدی فساد کھڑا ہو پھر مسلمانوں کے مختلف فرقے باہم دست و گریبان ہوں اور پھر آہستہ آہستہ ایک مذہب دوسرے مذہب پر انتہاپسندی اور مذہبی دہشت گردی کا نہ ختم ہونے والا سلسلہ کھڑا کر دے۔

آئندہ ہم انشاء اللہ جمعیۃ العلماء ھند کی قرارداد کے اس پہلو پر کسی قدر گفتگو کریں گے کہ احمدی چونکہ مسلمان نہیں ہیں اسلئے اسلامی اصطلات کا استعمال نہیں کر سکتے اور نہ ہی مسلمانوں کی طرح اپنی مساجد کو مساجد کہنے کا ان کو اختیار ہے۔ جمیعۃ العلماء اپنے اس خیال میں کس قدر سچائی پر ہے۔ انشاء اللہ آئندہ گفتگو میں۔

(منیر احمد خادم)

پاکستان اور چین سب سے زیادہ 7 کورپٹ ممالک میں شامل

ڈنمارک۔ فن لینڈ۔ سویڈن۔ نیوزی لینڈ۔ کینیڈا اور نیدرلینڈ میں سب سے کم

واشنگٹن ۷ مارچ (پ ٹ ا) ایک بین الاقوامی ایجنسی کے مطابق پاکستان اور چین دنیا کے سب سے زیادہ کورپٹ سات ممالک میں شامل ہیں۔ پاکستان کا کورپٹ ممالک میں پانچواں اور چین کا ساتواں نمبر ہے۔ یہ لسٹ ٹرانسپیرنسی انٹرنیشنل نے تیار کی ہے۔ سب سے کم کورپٹ ممالک میں بالترتیب ڈنمارک۔ فن لینڈ۔ سویڈن۔ نیوزی لینڈ۔ کینڈا اور نیدرلینڈ شامل ہیں۔ کورپشن کے خلاف سب سے زیادہ نصیحت کرنے والے ملک امریکہ کو کرپشن سے نجات کے لئے ۱۰ میں سے ۶۱۔۷ نمبر ملے ہیں۔ جس ملک میں بالکل کوئی کورپشن نہیں اس کیلئے ۱۰ نمبر رکھے گئے ہیں۔ پورے نمبر لینے والا کوئی ملک نہیں ہے۔ ڈنمارک کورپشن سے آزاد ممالک میں اول ہے۔ اسے 9.94 نمبر دیئے گئے ہیں جبکہ فن لینڈ۔ سویڈن اور نیوزی لینڈ کو بالترتیب 9.48، 9.35 اور 9.23 نمبر دیئے گئے ہیں۔ کورپٹ ممالک میں سرفہرست نائجیریا کو 1.76 نمبر ملے ہیں بولیویا کو 2.00 کولمبیا کو 2.23 روس 2.27 پاکستان 2.53 میکسیکو 2.66 اور چین 2.88۔

ارشاد نبویؐ
خَیرُ الزَّادِ التَّقوٰے
سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے
﴿منجانب﴾
رکن جماعت احمدیہ ممبئی

طالبانِ دُعا:-
آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 700001
دکان- 248-5222, 248-1652
رہائش- 243-0794, 27-0471

خطبہ جمعہ

اللہ کی نصرت ہمارے ساتھ ہے اور وہ ہمارے دل کی آہوں کو سنتا ہے

اگر پاکستان سے ملائیت کا خاتمہ کر دیا جائے تو یہ ملک دنیا کے عظیم ترین ممالک میں شمار ہونے لگے گا

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۱۲؍ دسمبر ۱۹۹۷ء بمطابق ۱۲؍ فتح ۱۳۷۶ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

قُل هُو القادرُ على اَن يَبعثَ عليكُم عذاباً مِن فوقكُم او من تحتِ ارجُلكُم

او يلبسكم شيعاً و يُذيق بعضكم باس بعض. أُنظر كيف نُصرّف الأيات لعلهم يفقهون.

و كذّبَ به قومك وهو الحق. قل لستُ عليكم بوكيل. لكل نبإٍ مستقر و سوف تعلمون.

(سورہ الانعام آیات ۶۶ تا ۶۸)

ان آیات کا ترجمہ یہ ہے، تو ان سے کہہ دے کہ وہ یعنی اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر ہے کہ تمہارے اوپر سے بھی عذاب نازل کرے اور تمہارے پاؤں کے نیچے سے بھی یا تمہیں ایک دوسرے کے خلاف آپس میں مختلف گروہوں کی صورت میں لڑا دے اور تم میں سے بعض کی طرف سے بعض کو تکلیف پہنچائے۔ دیکھ ہم دلیلوں کو کس طرح بار بار بیان کرتے ہیں تا کہ وہ سمجھیں۔ اور تیری قوم نے اس امر یعنی پیغام محمد رسول اللہ ﷺ کو جھوٹا قرار دیا ہے حالانکہ وہ سچا ہے۔ تو ان سے کہہ دے کہ میں تمہارا ذمہ دار نہیں۔ ہر ایک پیشگوئی کی ایک حد مقرر ہوتی ہے اور تم جلد ہی حقیقت کو جان لو گے۔

یہ وہ سورہ انعام کی آیات ہیں جن کا آج کل ہمارے ملک پر بعینہ اطلاق ہو رہا ہے۔ اور اس قوم نے جو اپنے وقت کے امام کو جھٹلایا ہے جو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کا سچا نمائندہ تھا تو عملاً انہوں نے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی پیشگوئیوں کا انکار کر کے آپؐ ہی کی تکذیب کی ہے خواہ یہ منہ سے مانیں یا نہ مانیں اس حقیقت سے کوئی انکار ممکن نہیں۔ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق ظاہر ہوئے تھے، جیسا کہ ہم یقین رکھتے ہیں کہ آپؑ کی پیشگوئیوں کے مطابق ہی ظاہر ہوئے، تو پھر آپ کا انکار آنحضرت ﷺ کے فرمودات کا انکار ہے اور اس انکار کے نتیجہ میں جو کچھ خدا تعالیٰ ایسی قوم سے سلوک فرمایا کرتا ہے ان آیات میں اسی کا ذکر ہے۔

فرمایا قُل هُو القادرُ على اَن يَبعثَ عليكُم عذاباً مِن فوقكُم او من تحتِ ارجُلكُم ان کو بتا دو کہ اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر ہے کہ تمہارے سر کے اوپر سے بھی عذاب لے آئے اور پاؤں کے نیچے سے بھی عذاب نکال دے یا تمہیں ٹکڑے ٹکڑے کر دے، گروہ در گروہ بانٹ دے يلبسكم شيعاً و يُذيق بعضكم باس بعض اور تم میں سے ایک گروہ کی طرف سے دوسرے کو تکلیف پہنچے اور آپس میں لڑائی پیدا ہو أُنظر كيف نُصرّف الأيات لعلهم يفقهون. دیکھ ہم کس طرح کھول کھول کر اپنے نشانات کو بیان کرتے ہیں تا کہ یہ لوگ سمجھ سکیں۔ و كذّبَ به قومك وهو الحق اور تیری قوم نے تجھے جھٹلا دیا حالانکہ جو بات تو لے کر آیا وہ حق تھی۔ قل لست عليكم بوكيل ان سے کہہ دے کہ میں تم پر نگران نہیں ہوں۔ اللہ کی تقدیر جو فیصلہ کرنا چاہے گی وہ کرے گی اور میں اس میں کوئی دخل نہیں دے سکتا۔ تمہیں اللہ کی تقدیر سے نہ میں بچا سکتا ہوں نہ کوئی اور بچا سکتا ہے۔ یہ مفہوم ہے قل لست عليكم بوكيل کا۔ تم اپنے اعمال کے خود ذمہ دار ہو، ان اعمال کی سزا چکھو گے تو مجھے ذمہ دار قرار نہ دو۔ لیکن اس قوم کو دوسری قوموں کی طرح یہ عادت پڑ چکی ہے کہ اپنے گناہوں کی پاداش کو دوسروں کی طرف منتقل کرتے ہیں۔ وہ ذمہ داری خود قبول کرنے کی بجائے کسی دوسرے پر ذمہ داری ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں۔

گزشتہ خطبہ جمعہ میں میں نے اس بات کا خوب کھول کر اعلان کیا تھا کہ توقع تھی کہ یہ ملک اس آئین کو جو عملاً ردّی ہو چکا ہے خود پھاڑ کر پھینک دے گا اور یہ بڑھتا ہوا سیلاب اگر آئین کو غرق نہ کر سکا تو یہ آئین ایسا غلط آئین ہے کہ یہ اس ملک کو غرق کر سکتا ہے۔ یہ ایک تنبیہ تھی اور بالکل صحیح تنبیہ تھی اس میں ایک ذرہ بھر بھی شک نہیں کہ بعینہ یہی بات قوم کی آواز تھی۔ لیکن جیسا کہ ملانوں کی عادت ہے انہوں نے وہ شور و غوغا مچایا سارے ملک میں کہ مرزا طاہر احمد نے اس بحران میں اپنا ملوث ہونا تسلیم کر لیا ہے اور یہ سارا بحران قادیانیوں کی کارروائی ہے۔ ایسے احمق لوگ ہیں کہ سوچ ہی نہیں رہے کہ یہ بات کیا کر رہے ہیں۔ اس بحران میں ملوث کون لوگ ہیں؟ ایک نواز شریف صاحب، ایک صدر مملکت، ایک سجاد صاحب جو سپریم کورٹ کے چیف جسٹس تھے اور کہتے ہیں کہ اب بھی ہوں اور دوسرے تمام چیف کورٹس کے جسٹس صاحبان اور مختلف صوبوں کی صوبائی عدالت انصاف کے نمائندے بھی۔ یہ سارے لوگ اس بحران میں ملوث ہیں۔

اگر یہ دعویٰ کیا جائے کہ بحران قادیانیوں نے پیدا کیا ہے تو ان سب پر مقدمہ ہونا چاہئے۔ ہر ایک کو عدالت میں پیش ہونا چاہئے اور ان سے پوچھا جائے کہ کیوں نواز شریف صاحب آپ کو جب قادیانیوں نے ملوث کیا تھا تو ملوث ہوئے کیوں؟ کچھ عقل کرنی چاہئے تھی!؟ قادیانی آپ کو اکسا رہے تھے اور آپ اچھل کر پھر اس معاملے میں دخل دینے لگے اور عدالت عالیہ سے ایک بحران میں الجھ گئے۔ اور پھر جسٹس سجاد سے سوال ہونا چاہئے تھا، چیف جسٹس بنے ہوئے ہو آپ کو اتنی عقل نہیں کہ قادیانیوں کے کہنے پر آپ نے اس بحران میں دخل دیا ہے۔ پھر باقی سب جج صاحبان کو پکڑنا چاہئے تھا اور لغاری صاحب کو خصوصیت سے پکڑنا چاہئے تھا اس لئے کہ لغاری صاحب نے اپنے بیان میں بعینہ یہی بات کہی ہے کہ یہ بحران قادیانیوں نے ہم پر مسلط کر دیا ہے۔ اس کا اول کردار تو خود لغاری صاحب ہیں۔ سارا جھگڑا تو ان کے گرد ہی گھوم رہا ہے۔ وہ اور قاضی صاحب یہ دو مل گئے ہیں۔ اللہ نے ایک جوڑی ملا دی ہے لیکن ان دونوں سے پوچھا تو جائے کہ احمقو! تمہیں جب قادیانیوں نے کہا تھا تم نے انکار کیوں نہیں کر دیا اور قادیانیوں کے کہنے پر تم بگٹٹ (یعنی جس کی باگ ٹوٹ جائے) بگٹٹ دوڑے ہو اور اس بحران میں ملوث ہو گئے ہو اور ملک کو ملوث کر دیا ہے۔ یہ ان کی حماقت کا حال ہے۔

دراصل مولویوں کو یہ احساس ہوا ہے کہ یہ آئین تو ٹوٹنے والا ہی ہے اور اگر یہ آئین ٹوٹ گیا تو احمدیوں والی دفعہ بھی ساتھ ہی نکل جائے گی۔ اچانک گھبرا کر وہ بیدار ہوئے ہیں کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔ چنانچہ ان سب نے بظاہر اکیلے کا اعلان کیا ہے کہ ہم اس معاملے میں اکٹھے ہو جائیں گے اور یہ تنبیہ تھی قوم کے دانشوروں کو اور سربراہوں کو کہ احمدیوں والی کلاز (Clause) کو آپ ہاتھ نہ لگانا ورنہ ہم فساد برپا کریں گے۔ اور یہ بات بے وقوف بھول گئے کہ یہ فساد برپا کرنے کی سازش تو قاضی حسین احمد اور لغاری صاحب کی ہے۔ اگر اس معاملے میں فساد برپا ہوتا ہے تو لیڈر شپ ان کے ہاتھ میں آتی۔ اور سارے ملاں بے وقوف بن جائیں گے اور اگر ابھرے تو اس فساد کے نتیجے میں یہی ابھریں گے۔ عجیب قوم ہے ان کو اپنے سامنے ہوتے ہوئے معاملات بھی دکھائی نہیں دے رہے۔ دکھائی دیتے ہیں تو سمجھ نہیں آ رہی، ہر طرف حماقت کا دور دورہ ہے۔

اب جو میرے الفاظ تھے وہ یہ تھے ان میں سے ایک تو میں بیان کر چکا ہوں۔ "اگر احمدیوں کو غیر مسلم قرار دینے والا آئین نہ ٹوٹا تو ملک ٹوٹ جائے گا یعنی وہ آئین ملک کو لے ڈوبے گا"۔ یہ اعلان تھا۔ اس کے مقابل پر یہ ایک اعلان بن لیجئے۔ سردار ابراہیم صاحب کہتے ہیں "جسٹس سجاد، فاروق لغاری کو بھی لے ڈوبے"۔ بعینہ وہی بات جو میں کہہ رہا ہوں یہ خود مانتے ہیں اور تسلیم کرتے ہیں۔ پھر اور بھی (اخبار) جنگ میں اسی طرح لے ڈوبے کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں اور جو شور مچانے والے ہیں وہ یہ اعلان کر رہے ہیں۔ "بات کھل گئی، عدلیہ، پارلیمنٹ کا لڑانا قادیانیوں کی سازش تھی"۔ عدلیہ، پارلیمنٹ اور صدر یعنی سارے اتنے احمق لوگ ہیں کہ قادیانیوں کی باتوں میں آکر ایک دوسرے سے لڑ پڑے۔ تو جو لڑے ہیں ان کو پکڑو، ان کے

خلاف مقدمے چلاؤ۔ غدار تو وہ ہیں جو ہمارے کہنے پر لڑ پڑے، میں لندن میں بیٹھا کیسے غدار ہو گیا۔ جو پاکستان میں بیٹھے ہوئے ایک دوسرے سے لڑ رہے ہیں اور ملک سے غداری کر رہے ہیں ان کو پکڑو۔ مولانا امجد صاحب "آئین توڑنے کی سازشیں ہو رہی ہیں اور مرزا طاہر احمد کے خلاف غداری کا مقدمہ درج کر کے واپس یہاں لایا جائے"۔ مجھے تو جب لائیں گے آپ، دیکھی جائے گی۔ جو ہیں وہاں ان کو تو پکڑ لو پہلے۔ ان کے خلاف تو غداری کے مقدمے قائم کرو۔ آگے سنئے "بحران قادیانیوں نے پیدا کیا، لغاری نورانی ملاقات میں اتفاق رائے"۔ لغاری صاحب تو شامل ہیں اس اتفاق میں۔ عجیب و غریب ہستی ہیں یہ۔ خود صدر ہیں سارا جھگڑا فساد انہوں نے مچایا ہوا تھا۔ آخر یہ جھگڑا ان کو لے ڈوبا اور ساتھ قاضی حسین احمد کو بھی لے ڈوبا اور آخر پر مل کر یہ بیان جاری کیا ہے کہ قادیانیوں کی سازش تھی جو یہ بحران پیدا ہوا ہے۔ جسٹس رفیق تارڑ صاحب فرما رہے ہیں، "حالیہ بحران کے پیچھے قادیانی تھے۔ کھیل کی ناکامی سے سب سے زیادہ نقصان مرزا طاہر احمد اور اس کی جماعت کو ہوا ہے، مریدوں میں بھی کمی آ گئی"۔ سبحان اللہ! حد سے زیادہ احمق قوم ہے۔ یہ جسٹس ہوا کرتے تھے رفیق تارڑ صاحب، ان کی دماغی حالت یہ ہے۔ کہتے ہیں سب سے زیادہ نقصان مرزا طاہر احمد اور اس کی جماعت کو ہوا۔ اور اگر مجھے اور میری جماعت کو ہوا تو اس بحران میں کیسے ملوث ہو گیا۔ لیکن مراد ان کی یہ ہے کہ میرا بحران نافذ کرنے کا ارادہ ناکام ہوا اس لئے جماعت کو نقصان پہنچا ہے۔ نقصان تو سارا ملک رو رہا ہے کہ ملک کو پہنچا ہے اور اس ملک کے لئے میں نے دعا کا اعلان کروایا تھا کہ ساری جماعت دعا کرے کہ اس ملک کو نقصان نہ پہنچے۔ اگر نقصان پہنچنا ہے تو اس بیہودہ آئین کو پہنچ جائے جو ملک کو ڈبو رہا ہے۔ یہ مریدوں کی کمی والا واقعہ بھی ان سے پوچھنا چاہئے اور ان سے پتہ کرنا چاہئے۔ "آئین کو ختم کرنے کی سازشیں عروج پر ہیں مرزا طاہر پر غداری کا مقدمہ چلایا جائے۔ یہ بات صحیح لگتی ہے کہ قادیانی ملک توڑنے کی سازشوں میں مصروف ہیں"۔ یہ راجہ ظفر الحق صاحب کا بیان ہے۔ آگے ہے "مرزا طاہر کی تقریر ملک کے خلاف کھلم کھلا بغاوت کا اعلان ہے۔ اس کے خلاف غداری کا مقدمہ چلایا جائے۔ قادیانیوں کی سرگرمیوں کا نوٹس لے کر ملک کی سالمیت کا تحفظ کیا جائے"۔ یہ عطاء اللہ شاہ بخاری کے بیٹے کا اعلان ہے۔ اب یہ تو وہ الزامات ہیں جو مجھ پر لگائے جا رہے ہیں اور جماعت پر لگائے جا رہے ہیں۔

اور اب وہ ملک کا اپنا حال جو ملک کے اخباروں میں چھپ رہا ہے اس میں سے چند اقتباسات میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ رفیق باجوہ صاحب، "آئین متنازعہ ہو چکا ہے ترامیم ختم کر دی جائیں تو ۱۹۷۳ء کا آئین بہترین ہے"۔ یہی تو میں نے کہا تھا کہ وہ ساری ترامیم جو ۷۳ء کے آئین میں جماعت کے خلاف داخل کی گئی ہیں ان کو ختم کر دینا چاہئے۔ پھر تمہارے بچنے کی کوئی صورت ہو سکتی ہے۔ وہ صاحب جو ہمارے مخالف سمجھے جاتے ہیں اور پہلے سالوں میں بہت مخالفت بھی کی رفیق باجوہ صاحب اب خود یہ اعلان کر رہے ہیں "ترامیم ختم کر دی جائیں تو ۷۳ء کا آئین بہترین ہے"، "کیا ۷۳ء کا آئین ناکام ہو گیا ہے؟" اس موضوع پر دانشوروں کی آراء ہیں۔ ڈاکٹر باسط صاحب، "کوئی آئین موجود نہیں اگر تصور کر لیا جائے کہ ۷۳ء کا آئین موجود ہے تو یہ بھی موجودہ حالات سے مطابقت نہیں رکھتا۔ نئے آئین کی ضرورت ہے"۔ جب میں کہوں نئے آئین کی ضرورت ہے تو کہتے ہیں یہ غدار ہے اور سارا ملک کہہ رہا ہے اور کوئی غداری کا مقدمہ قائم نہیں کیا جا رہا۔ پھر رفیق باجوہ صاحب کا اعلان، "موجودہ آئین تضادات کا شکار ہے جس سے فکر اور عقیدہ کا فقدان ہے ۷۳ء کا آئین متفقہ آئین تھا مگر بعد میں حکمرانوں نے اقتدار کو طول دینے اور ذاتی مقاصد کے لئے اس میں ترامیم کیں جن سے آئین متنازعہ ہو گیا"۔ یہ کہہ رہے ہیں میں نے بغاوت کا اعلان کیا ہے۔ بالکل جھوٹ ہے کہیں سارے بیان میں کسی بغاوت کا کوئی اعلان نہیں۔ لیکن جو کھلم کھلا بغاوت کا اعلان کر رہے ہیں ان کو نہیں پکڑ رہے۔ مولانا فضل الرحمان نے کہا، "ضرورت اس بات کی ہے کہ اس وقت قوم کے اندر ابھرنے والی بغاوت کو منظم کر کے اس نظام کے خلاف تحریک چلا کر اس کا تیاپانچا کیا جائے"۔ میں نے تو کہا تھا کہ آئین کرے گا اگر کرے گا۔ آئین غلط ہے وہ ملک کو غرق کرے گا اور یہ کہہ رہے ہیں کہ سارے ملک میں بغاوت ہونی ضروری ہے۔ یعنی پاکستان میں بیٹھا ملاں بیان دے رہا ہے اور کسی کو جرأت نہیں کہ اس کا منہ بند کرے۔ مسعود صاحب سابق وزیر قانون ہیں وہ فرماتے ہیں، "۱۹۷۳ء کا آئین تمام ملک کی ضرریات پوری کرتا ہے اس میں ترامیم کر کے اس کا حلیہ بگاڑ دیا گیا ہے"۔ فضل الرحمان صاحب وہی ملاں فرماتے ہیں، "ملک بے آئین ہو کر رہ گیا ہے اور تمام اقدامات ماورائے آئین اٹھالئے گئے ہیں"۔ اب دیکھیں جو ملک بے آئین ہو گیا ہو اس کے آئین کے متعلق اگر میں تبصرہ کروں تو وہ تو بغاوت ہے لیکن ایک ملاں کہے کہ ملک بے آئین ہو گیا ہے اور ملک کے خلاف بغاوت ہونی چاہئے، آئین کے خلاف نہیں سارے ملک کے خلاف، اس کو کوئی نہیں پکڑتا۔ کموڈور طارق مجید صاحب لکھتے ہیں، "اس وقت آئین کا ستیاناس کر دیا گیا ہے۔ آئین کی اتنی خلاف ورزیاں کی گئی ہیں کہ سپریم کورٹ میں خلاء پیدا ہو گیا ہے۔ آئین ایسے لگے گا جیسے ناقص قسم کا کاغذ کا کوئی ٹکڑا ہو"۔ ناقص ردّی کاغذ کا ٹکڑا مجھے تو یاد نہیں کہ میں نے کہا ہو لیکن اگر میں نے کہا بھی تھا تو یہی تو بات ہے جو اب ملک کے دانشور کہہ رہے ہیں کہ ردّی کاغذ کے ٹکڑے سے زیادہ اس قانون کی حیثیت نہیں رہی۔ سلطان سہروردی صاحب ایڈووکیٹ لکھتے ہیں، "چیف جسٹس سجاد علی شاہ کے بارہ میں کوئٹہ بنچ کے فیصلے کے بعد یہ کہنا کہ آئین ابھی باقی ہے منافقت کے سوا کچھ نہیں"۔ پس یہ ساری قوم جھوٹ اور منافقت اور تضادات کا شکار ہو چکی ہے۔ غنویٰ بھٹو صاحبہ لکھتی ہیں، "نظام تبدیل کئے بغیر ملک بحرانوں سے نہیں نکل سکتا"۔ روزنامہ خبریں میں ایک اداریہ لکھا گیا ہے جس میں بہت سی تفاصیل، بہت سے مشورے دیئے ہیں جو بعینہ ان نتائج کے مطابق ہیں جو میں نے اخذ کئے تھے۔ لیکن بعینہ مطابق ہیں کہنا درست نہیں اس سے بہت زیادہ آگے بڑھ گئے ہیں اور ملک کے اندر رہتے ہوئے یہ لوگ کھلم کھلا ملک کے خلاف بغاوت کا اعلان کر رہے ہیں۔ اعلان کے ساتھ آئین کو ردّی کا ٹکڑا قرار دے رہے ہیں۔ وہی الفاظ استعمال کر رہے ہیں کہ یہ بحران اس کو بھی لے ڈوبا، اسکو بھی لے ڈوبا، عدالت علیاء کو بھی لے ڈوبا اور صدر کو بھی لے ڈوبا۔

اب بتائیں سازش کس کی ہے۔ یہ ساری باتیں ہم یہاں بیٹھے قوم سے کروا رہے ہیں!!؟ اگر ساری قوم اس قدر پاگل ہو چکی ہے کہ یہاں بیٹھے میرے کہنے کے مطابق بحران کے بعد بحران کا شکار ہوتی چلی جا رہی ہے تو ساری قوم کو غدار قرار دے کر پھانسی دے دینی چاہئے پھر۔ لیکن میں یہ نہیں کہتا یہ ایک ملاں کہہ رہا ہے۔ میرے نزدیک حالات حاضرہ پر تبصرہ کرنا کوئی جرم نہیں ہے، یہ کوئی غداری نہیں ہے۔ اور ساری قوم بالکل صحیح کہہ رہی ہے کہ اس قانون کو، اس آئین کو جواب اس قابل نہیں رہا کہ ملک پر مسلط کیا جائے اسے دور کر دیا جائے تو پھر ملک کو دوبارہ اطمینان کا سانس نصیب ہو سکتا ہے۔ یہ تو آئین سے متعلق باتیں تھیں۔

میں قوم کو دوبارہ متنبہ کرنا چاہتا ہوں کہ حضرت اقدس محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے قرآن کریم نے جو کچھ فرمایا ہے یہ آپ کے ساتھ ہو رہا ہے اور مزید ہوگا۔ اگر آپ کو کوئی چیز بچا سکتی ہے تو آپ کی ایک دوسرے سے منافقت اور مناقشت نہیں بلکہ جماعت احمدیہ کی متحدہ دعائیں ہی آپ کو بچا سکتی ہیں۔ جو بچانے والے ہیں ان کو تو آپ نے اپنا دشمن سمجھ لیا ہے۔ جن کی دعائیں خدا کے حضور، خدا کی بارگاہ میں قبولیت کے ساتھ دیکھی جاتی ہیں ان کو آپ نے اپنا دشمن بنا رکھا ہے۔ اور آپ تو دعا کے مضمون سے ہی ناواقف ہیں۔ صرف چیخ و پکار اور ایک دوسرے کو گالیاں دینا، ایک دوسرے کے گریبان چاک کرنا یہ آپ کا شیوہ بن گیا ہے۔ اس لئے اس ملک سے بدبخت ملاں کو نکالو، یہ آپ کی گردنوں پر سوار ہے یہی بحران لاتا ہے اور اگر آئندہ کوئی بحران مزید آیا تو یہی ملاں لانے کا سبب بنے گا۔ اس لئے اپنے دشمن کو پہچانو اور عقل کرو۔ **اگر پاکستان سے ملّائیت کا خاتمہ کر دیا جائے تو یہ ملک دنیا کے عظیم ترین ممالک میں شمار ہونے لگے گا۔** یہ ایک ایسی حقیقت ہے جسے کوئی تبدیل نہیں کر سکتا، یہ ایک ایسا بیان ہے جسے قلم زد نہیں کیا جا سکتا۔ آپ چیخیں چلائیں جو مرضی اس کے خلاف کہیں لیکن اس بات کو اپنے دلوں پر، اپنے سینوں پر لکھ لیں کہ اس ملک سے اگر ملاں کا فساد دور کر دیا جائے اور اسے اس ملک کے امور سلطنت میں دخل اندازی سے کلیۃً الگ کر دیا جائے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے پاکستان میں یہ صلاحیت موجود ہے کہ بہت بڑا عظیم ملک بن کر ابھر سکتا ہے۔ پس ہماری یہ تمنا ہے اور یہ دعائیں ہیں۔ اب انہیں جس طرح چاہیں غلط رنگ میں آپ پیش کرتے رہیں۔ مگر وہ غلط رنگ میں ان کا پیش کرنا آپ کے خلاف جائے گا۔ کیونکہ ہمیں ایک قادر مطلق پر ایمان ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ اللہ کی نصرت ہمارے ساتھ ہے اور وہ ہمارے دل کی آہوں

نتیجہ انعامی مقالہ

تعلیمی سال ۹۸-۱۹۹۷ء کیلئے نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے جو انعامی مقالہ جات کا اعلان کیا گیا تھا اس کے لئے آمدہ ۱۲ مقالہ جات سے ذیل کے تین امیدوار اول دوم اور سوم قرار پائے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کی کامیابی مبارک کرے۔ آمین۔

نام امیدوار	پوزیشن	رقم انعام
فضل حق متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان	اول	۱۰۰۰ روپے
عطاء الٰہی احسن غوری متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان	دوم	۷۰۰ روپے
ابن شفیق احمد متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان	سوم	۵۰۰ روپے

(ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان)

کو سنتا ہے۔اور تمہاری یادہ گوئی جو سنتا ہے تو تمہارے خلاف ردّ عمل کے لئے سنتا ہے، تمہاری یادہ گوئی کو خود تمہارے خلاف استعمال کرنے کے لئے تمہاری باتیں سنتا ہے۔ لیکن جماعت احمدیہ کی تائید میں ہمیشہ ہماری پشت پناہی پہ ہمارا خدا کھڑا ہے اور ہمیشہ کھڑا رہے گا آپ اس حقیقت کو تبدیل نہیں کر سکتے۔

اب میں اس مضمون کو جاری رکھنے سے پہلے **حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب** کے وصال سے متعلق چند امور بیان کرنا چاہتا ہوں۔ آپ کی سوانح الفضل میں بھی شائع ہو چکی ہے، وہاں بھی مختلف جماعتوں میں غالباً انجمن کے ریزولیوشن کے طور پر بھی پھیلائی گئی ہے، ان تفاصیل میں مَیں نہیں جانا چاہتا جو پہلے بیان ہو چکی ہیں۔ لیکن آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ **حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کچھ الہامات تھے جو حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ پر چسپاں کئے گئے اور میں وہ فرد واحد ہوں، یا اور بھی شاید ہوں، جو شروع ہی سے یہ یقین رکھتا تھا کہ یہ الہامات اصل میں آپ کے صاحبزادہ حضرت مرزا منصور احمد صاحب سے متعلق ہیں۔** یہ امر واقعہ ہے کہ بعض پیشگوئیاں، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں بھی ایسا واقعہ ہو چکا ہے، ایک شخص کے متعلق کی جاتی ہیں لیکن بیٹا مراد ہوتا ہے۔ وہ الہامات جیسا کہ میں اب آپ کے سامنے کھول کر بیان کروں گا بلا شبہ ایک ذرہ بھی شک نہیں حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحبؓ کے بیٹے کی صورت میں پورے ہونے تھے اور آپ ہی پر ان کا اطلاق ہوتا ہے۔

یہ بات میں ہمیشہ صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب سے بیان کرتا رہا لیکن یہ ہمارا آپس کا ذاتی معاملہ تھا۔ شروع میں تو جیسا کہ ان کی بیحد انکسار کی عادت تھی انہوں نے قبول کرنے میں تردد کیا یعنی خاموشی اختیار کر جاتے تھے۔ بالآخر جب میں نے مسلسل دلائل دیئے اور میں نے کہا کہ یہ ہو نہیں سکتا کہ آپ مراد نہ ہوں تو پھر ان کو تسلیم کرنا پڑا اور اس بات کی گہری مسرت تھی کہ الہامات میں مَیں بھی داخل ہوں۔ وہ الہامات سنئے۔ شریف احمد کی نسبت اس کی بیماری کی حالت میں (یہ ۱۹۰۷ء کا واقعہ ہے) الہامات ہوئے عَمَّرَہُ اللہ علی خلاف التوقع، اللہ نے اس کو لمبی عمر دی خلاف توقع۔ خلافِ توقع سے مراد یہ ہے کہ ایسے حالات پیدا ہوتے رہے کہ پہلے مر جانا چاہئے تھا مگر خدا تعالیٰ نے بغیر توقع کے بار بار زندگی عطا فرمائی۔

پھر فرمایا "اَمَّرَہُ اللہُ علیٰ خلافِ التوقُّع" اللہ نے اسے صاحب امر بنایا یعنی امیر اور اس کا یہ امیر بننا خلاف توقع تھا۔ یعنی توقع نہیں کی جا سکتی تھی کہ یہ شخص اتنے لمبے عرصے تک امیر بنایا جائے گا۔ ان الہامات کے جو ترجمے تذکرہ میں درج ہیں مجھے یقین ہے کہ یہ ترجمے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے نہیں ہیں کیونکہ وہ ایک ایسا ترجمہ کر رہے ہیں جو خلاف واقعہ ہے۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ وہ ترجمہ کیا جائے۔ چنانچہ وہ ترجمہ یہ تھا جس کو میں خلاف واقعہ ترجمہ سمجھتا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ علماء نے اس خواہش میں کہ اس پیشگوئی کو حضرت مرزا شریف احمد صاحب پر لگا دیا جائے یہ ترجمہ کیا ہے 'اُس کو یعنی شریف احمد کو خدا تعالیٰ امید سے بڑھ کر امیر کرے گا'، یعنی مال و دولت دے گا۔ "اَمَّرَہُ اللہ" کا یہ مطلب نہیں ہے کہ امیر کرے گا، "اَمَّرَہُ اللہ" کا مطلب یہ ہے کہ اسے امیر بنایا جائے گا۔ یعنی صاحب امر بنائے گا اور ایک دوسرے الہام سے بعینہٖ یہی بات ثابت ہے جس میں فرمایا گیا ہے کہ وہ بادشاہ آیا اور اس کی تشریح میں فرماتے ہیں کہ قاضی کے متعلق یہ الہام ہوا ہے وہ قاضی یعنی صاحب امر بنایا جائے گا۔ تو چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اپنی تشریحات دوسرے الہامات کی روشنی میں اس ترجمے کو جو تذکرے کے نیچے چھپا ہوا ہے غلط قرار دے رہی ہیں اس لئے میں نے جب علماء سے فوری طور پر تحقیق کر کے رپورٹ کرنے کا کہا۔ مولوی دوست محمد صاحب جو ماشاء اللہ اس مضمون کے ماہر ہیں انہوں نے لکھا ہے کہ یہ ترجمے یقیناً حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ترجمے نہیں ہیں۔ صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے ۱۹۳۵ء میں جب تذکرے کی اشاعت پر ایک نوٹ لکھا اس میں یہ وضاحت کی کہ ہم نے تمام ترجمے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمائے تھے وہ عبارت کے اندر داخل کر لئے ہیں اور حاشئے میں نہیں اتارے گئے۔ حاشئے میں اتارے جانے والے ترجمے بعد میں علماء نے کئے ہیں۔ تو یہ جو میری Suspicion تھی یا مجھے شک تھا بلکہ میرا یقین تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ترجمہ ہو نہیں سکتا یہ میں نے ربوہ سے معلوم کروالیا ہے۔ واقعۃً یہی بات درست ہے۔ دراصل اگر ان تراجم کو مانا جائے اور جو خیال گزرتا تھا علماء کا اس کو مانا جائے تو حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی عمر تو لمبی نہیں تھی۔ اپنے بھائیوں سے چھوٹی عمر میں فوت ہو گئے اور خلاف توقع لمبی عمر کہنا یہ ایک قسم کا خواہش کا اظہار تو ہے لیکن واقعات کا اظہار نہیں۔ اور آپ کے سپرد امارت کبھی نہیں کی گئی۔ مجھے نہیں یاد شاید ہی کبھی آپ کو امیر بنایا گیا ہو ورنہ آپ امیر نہیں بنائے جاتے تھے۔ یہ وجہ تھی کہ میں ہمیشہ ان دونوں الہامات کو حضرت مرزا منصور احمد صاحب کے متعلق سمجھتا تھا اور آپ کی زندگی اس کی گواہ ہے۔ اس کثرت سے آپ کو شدید دل کے حملے ہوئے ہیں کہ ہر حملے پر ڈاکٹر کہتے تھے کہ اب یہ ہاتھ سے گئے اور پھر اللہ تعالیٰ خلاف توقع آپ کو ٹھیک کر دیتا تھا اور سب ڈاکٹر حیرت سے دیکھتے تھے کہ ان کے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔ دل کی ایسی بیماریاں لاحق ہوئیں کہ جن سے بچنا محال تھا اور دوسرے دن اٹھ کر نہ صرف یہ کہ کھانا پینا شروع کر دیا بلکہ ڈاکٹر جو بعض چیزوں کو ان کے لئے حرام سمجھتے تھے یعنی مکھن اور گھی کی غذا، رات کو حملہ ہوا ہے، صبح اٹھ کر کہا کہ مجھے مکھن کے پراٹھے پکا کر کھلاؤ اور واقعۃً پراٹھے کھایا کرتے تھے۔ اس لئے ان کے متعلق یہ الہامات لازماً پورے اترتے ہیں کہ " عَمَّرَہُ اللہُ علیٰ خلافِ التوقُّع" بغیر توقع کے لمبی عمر اور بغیر توقع کے بارہا عمر پانا یہ آپ کی ذات میں دونوں باتیں بعینہٖ صادق آتی ہیں۔

پھر " اَمَّرَہُ اللہُ علیٰ خلافِ التوقُّع " یعنی ان کو امارت بھی ایسی دی جائے گی کہ اس کے متعلق توقع نہیں کی جا سکتی۔ میں نے حساب لگایا ان کی امارت کا تو آپ یہ سن کر حیران ہوں گے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے زمانے میں ان کو امیر بنانا شروع کیا گیا ہے اور اس سے پہلے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی باون سالہ حکومت میں اتنا عرصہ کبھی کسی کو امیر نہیں بنایا گیا جتنا ان کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ اور میرے دور میں امیر بنایا گیا۔ پینتالیس (۴۵) بار آپ امیر مقامی مقرر ہوئے ہیں اور اس ہجرت کے دور میں تقریباً چودہ سال مسلسل امیر مقامی بنے رہے ہیں۔ یہ ہے خلاف توقع۔ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ خلیفہ کی موجودگی میں کوئی شخص اتنا لمبا عرصہ امیر مقامی بنا رہے۔ وہ امارت مقامی جو خود خلیفہ کے اپنے قبضے میں ہوا کرتی ہے اور اس کی وہاں موجودگی میں صدر عمومی ہے جو عمومی انتظام چلاتا ہے۔ مگر خلیفہ کی موجودگی میں امیر مقامی وہی ہوتا ہے۔ پس آپ عملاً میری جگہ بیٹھ گئے یعنی جس کرسی پر میں بیٹھا کرتا تھا اس پر میرے کہنے کے مطابق آپ براجمان ہوئے اور آپ نے تمام امور کو نہایت بہادری سے سرانجام دیا۔ "وہ بادشاہ آیا" کے الہام کے متعلق فرماتے ہیں۔ فرمایا دوسرے نے کہا ابھی تو اس نے قاضی بننا ہے۔ یعنی اس الہام کے ساتھ یہ آواز بھی آئی۔ قاضی حَکَم کو بھی کہتے ہیں۔ قاضی وہ ہے جو تائید حق کرے اور باطل کو رد کر دے۔ یہ خوبی بھی حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب میں غیر معمولی طور پر پائی جاتی تھی۔ باطل کو رد کرنے کے معاملے میں اتنا بہادر انسان میں نے اور شاذ ہی دیکھا ہو۔ ہوں گے مگر جو میں نے دیکھے ہیں ان میں سے ان سے زیادہ جرأت کے ساتھ باطل کو رد کرنے والا اور کوئی نہیں دیکھا۔

خلافت کے عاشق اور فدائی اور میں جو ان کے سامنے ایک چھوٹا بچہ تھا اور بچپن میں ان کی نظام میں ماریں بھی کھائی ہوئی ہیں اس طرح سامنے وفا کے ساتھ ایستادہ ہوئے ہیں جیسے اپنی کوئی حیثیت نہیں رہی۔

معاندین احمدیت شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَسَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے

طالب دُعا :- محبوب عالم ابن محترم حافظ عبد المنان صاحب مرحوم

M/S **NISHA LEATHER**

Specialist in Leather Belts, Leather
Ladies and Gents Bag, Jackets, Wallets etc.
19 A Jawahar Lal Nehru Road Calcutta - 700081 Ph: 2457153

PRIME AUTO PARTS

HOUSE OF GENUINE SPARES
AMBASSADOR
&

MARUTI
P, 48 PRINCEP STREET
CALCUTTA- 700072 ☎ 26-3287

شریف جیولرز

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔
☎ دوکان : 0092-4524-212515
رہائش: 0092-4524-212300

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ

اور بھائیوں میں سے یا اپنے دور سے عزیزوں میں سے اگر کسی نے ذرا بھی زبان کھولی ہے میرے متعلق، تو اتنی سختی سے اس کا جواب دیا ہے کہ جیسے رد کرنے کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمار ہے ہیں، رد کرنے کے عمل کو اتنی سختی سے استعمال کیا ہے کہ میں حیران رہ گیا سن کر۔ بارہا میں نے سنا اور میں حیران رہ جاتا تھا۔ نہ بھائی دیکھا، نہ عزیز دیکھا۔ اگر وہم گزرا کہ خلافت کے متعلق یہ غلط اشارہ کر رہا ہے تو فوراً اُٹھ کھڑے ہوئے اور بڑی سختی سے اس کو رد کر دیا۔

یہ صورت حال ایک اور الہام کو بھی یاد کرا رہی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مرزا شریف احمد صاحب کو مخاطب کر کے کشف میں دیکھتے ہیں کہ "اب تو ہماری جگہ بیٹھ اور ہم چلتے ہیں"۔ اب ظاہر بات ہے کہ یہ الہام حضرت مرزا شریف احمد صاحب کے متعلق پورا نہیں ہوا۔ یعنی ان لوگوں کی نظر میں پورا نہیں ہوا جو یہ بات ماننے پر تیار نہیں کہ بعض دفعہ باپ کے متعلق الہامات بیٹے کے لئے پورے ہوا کرتے ہیں۔ اب یہ بات بعینہ آپ کی ذات پر پوری ہوئی ہے۔ وہ امارت مقامی جس پر میں بیٹھا کرتا تھا اب ظاہر ہے کہ میں اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نمائندہ ہوں، اس وقت میاں شریف احمد صاحب موجود نہیں ہیں، اگر کوئی شخص موجود ہے تو یہ آپ کا بیٹا ہے۔ جس کے متعلق بعینہ یہ الفاظ پورے ہوتے ہیں "اب تو ہماری جگہ بیٹھ اور ہم چلتے ہیں"۔

پس یہ سارے الہامات اور ان کی واضح تشریحات جو واقعات نے بیان کر دی ہیں ان کو رد نہیں کیا جا سکتا۔ **یقیناً آپ کا ایک مقام تھا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں سے وہ مقام بنا ہے اور ابھرا ہے اور آئندہ آنے والی تاریخ نے ثابت کر دیا ہے کہ آپ کا وجود ایک مبارک وجود تھا جسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا روحانی بیٹا ہونے کا شرف بھی حاصل ہے۔ جو کچھ بھی اپنے بیٹے کے متعلق دیکھا وہ ان کے بیٹے کے متعلق پورا ہوا۔** اب جبکہ میں نے ان کی جگہ ناظر اعلیٰ اور امیر مقامی ان کے صاحبزادے مرزا مسرور احمد صاحب کو بنایا ہے تو میرا اس الہام کی طرف بھی دھیان پھرا کہ گویا آپ اب یہ کہہ رہے ہیں کہ میری جگہ بیٹھ۔ یہ ساری باتیں ہمیں یقین دلاتی ہیں کہ حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی روح ایک پاک روح تھی، بہت دلیر انسان، خلافت کے حق میں ایک سونتی ہوئی تلوار تھے۔

یہاں پچھلے دنوں جب آپ نے سفر کیا ہے تو اس سفر کے دوران اس دفعہ اتنے خوش گئے ہیں کہ مجھے وہم آیا کرتا تھا کہ کوئی بات ہے۔ پہلے کبھی بھی کسی سفر کے دوران نہ اتنا لمبا سفر کیا، نہ اتنی خوشی کا اظہار کیا۔ انگلستان دیکھتے ہوئے کہا مجھے تو اب یوں لگ رہا ہے میں نے پہلی دفعہ انگلستان دیکھا ہے۔ اب جو خوشی اس دفعہ دیکھنے میں ہوئی ہے کبھی ساری عمر نہیں ہوئی۔ جرمنی گئے وہاں بھی اس بات کا اظہار کیا، ہالینڈ گئے وہاں بھی اس بات کا اظہار کیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ بہت خوش گئے ہیں اس دفعہ یہاں سے کہ جس کی نظیر پہلے ان کے آنے میں کبھی نہیں ملتی۔ اس وقت مجھے شبہ پڑتا تھا جسے میں دوسرا رنگ دے دیا کرتا تھا۔ مجھے لگتا تھا کہ یہ تو شاید جانے کی تیاریاں ہیں۔ پس وہ شبہ درست نکلا اس طرح گئے ہیں کہ پھر واپس نہیں آئے۔ واپس آ ہی نہیں سکتے کیونکہ اس ملک کو چلے گئے ہیں جو ملک عدم تو نہیں ہے مگر ہمارے لئے عدم ہی کی طرح ہے یعنی جو ایک دفعہ چلا جائے پھر اس کا کوئی نشان واپس نہیں آیا کرتا۔ **مگر وہ شخص جس کے متعلق الہامات دنیا میں باقی رہے ہوں اس کا جانا بھی ایک فرضی جانا ہے۔ وہ لوگ ہمیشہ باقی رہتے ہیں، اسی دنیا میں باقی رہتے ہیں۔** پس اس پہلو سے میں سمجھتا ہوں کہ آپ ہمیشہ ہمارے ساتھ رہیں گے۔

میری بیٹی فائزہ نے مجھے بتلایا کہ اتنا خوش تھے اس دفعہ کہ بار بار مجھ سے بھی بے حد محبت کا اظہار کرتے تھے اور ایک بات پر میں نے کہا کہ آپ بہت خوش ہیں تو کہتے تھے خوش کیوں نہ ہوں میرا خلیفہ مجھ سے راضی ہے۔ میں اسے بار بار دیکھتا ہوں، میں خوش کیوں نہ ہوں؟ وہ بچے نہیں تم نے دیکھے، فائزہ سے کہا، جو خلیفہ کے ساتھ پھرتے ہیں، ادھر اُدھر دوڑے پھرتے ہیں، ان کی خوشیاں نہیں دیکھیں وہ کیوں خوش ہیں اسی لئے کہ وقت کا خلیفہ ان سے راضی ہے۔ میں بھی اسی لئے خوش ہوں۔ یہاں بھی بہت خطرناک حملے ہوئے بیماری کے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان بیماریوں سے نجات ملی۔ واپس جا کر بھی حملہ ہوا اس سے بھی پھر نجات ملی۔

بے حد بہادر انسان تھے کہ کم دنیا میں اتنے بہادر انسان دیکھنے میں آتے ہیں۔ وہم ہوتا تھا تو دوسروں کے متعلق، اپنے متعلق نہیں۔ میری بیماری کا خطرہ، خوف، اور بچوں کو کہنا خیال رکھیں۔ اگر کوئی تاخیر ہو جائے کہیں سے آنے میں مثلاً ایک دفعہ یہ پہلے پہنچ گئے اور مجھے آنا چاہئے تھا مگر دیر میں آیا تو بے انتہا گھبراہٹ تھی، ٹہلتے پھرتے تھے کہ کیوں نہیں ابھی تک پہنچے۔ تو اپنے متعلق بالکل بے خوف اور دوسروں کے متعلق بے حد خوف رکھنے والے کہ کہیں کسی خطرناک واقعہ میں مبتلا نہ ہو گیا ہو، کسی مہلک حادثے کا شکار نہ ہو گیا ہو۔ ساری زندگی سادہ گزری ہے۔ بالکل بے لوث انسان اور سادہ زندگی گزارنے والے۔ ناظر اعلیٰ بھی اور اور اپنے بچے مسرور کو ساتھ لے کر زمینوں کا دورہ بھی کر رہے ہیں۔ وہاں زمینداروں کے ساتھ بیٹھ کر اسی طرح باتیں کر رہے ہیں۔ ذرا بھی ان کے اندر کوئی انانیت نہیں پائی جاتی تھی۔ بالکل سادہ لوح، غذا اگر مزے کی ہے تو اچھی لگے گی پر اگر نہیں بھی ہے تو خوشی سے کھاتے تھے اور ہر چیز میں ایک قناعت پائی جاتی تھی۔ پس اس ذکر خیر میں اگرچہ طول ہو گیا ہے لیکن یہ ذکر خیر ہے ہی بہت پیارا۔ اب میں ساری جماعت کو حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے لئے دعا کی طرف توجہ دلاتا ہوں اور بعد میں مرزا مسرور احمد صاحب کے متعلق بھی کہ اللہ تعالیٰ ان کو بھی صحیح جانشین بنائے "تو ہماری جگہ بیٹھ جا" کا مضمون پوری طرح ان پر صادق آئے اور اللہ تعالیٰ ہمیشہ خود ان کی حفاظت فرمائے اور ان کی اعانت فرمائے۔

اس سفر کے دوران یہاں بعض لوگوں نے آپ کی ایسی خدمت کی ہے کہ اگر ان کا ذکر نہ کروں تو یہ ناشکری ہوگی۔ سب سے پہلے تو فضل احمد صاحب ڈوگر ہمارے شکریہ اور دعاؤں کے محتاج ہیں۔ اصل بات کچھ اور تھی اور میں کچھ اور سمجھا کرتا تھا۔ میں سمجھتا تھا کہ فضل احمد صاحب ڈوگر میاں غلام احمد صاحب جو ان کے داماد ہیں ان کے ساتھ تعلق کی وجہ سے یہ خدمت کر رہے ہیں۔ لیکن جب میری علیحدہ ملاقات ہوئی تو اس وقت انہوں نے ایک راز کی بات بتائی۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے باپ پر ان کا ایک احسان ہے جو میں کبھی بھول نہیں سکتا۔ صرف یہ احسان تھا جس کی یاد مجھے مجبور کرتی تھی چنانچہ میں نے اپنے بھائیوں کو کہا کہ دیکھو یہ تمہارے باپ کی بجائے، ان سے بڑھ کر ہیں۔ ہماری نسلیں بھی اس احسان کو پورا نہیں کر سکتیں اس وجہ سے تم یہی سمجھو کہ تمہارا باپ تمہارے اندر دوبارہ آگیا ہے۔ بلکہ اس باپ سے بڑھ کر ایک وجود تمہارے اندر آگیا ہے۔ چنانچہ یہ راز اب کھلا ہے مجھ پر کہ کیوں فضل ڈوگر کے بھائی صدیق، بشیر اور غلام احمد اور سارے خاندان نے ان کی ایسی خدمت کی ہے کہ واقعۃً کوئی اپنے باپ کی بھی اس سے بڑھ کر خدمت نہیں کر سکتا۔ سارے سفر میں ساتھ لئے پھرے ہیں۔ ہر جگہ رہائش کا انتظام کیا ہے اور جب بھی خدمت کا موقعہ ملا اسے اپنی عزت افزائی سمجھا اور ظاہر یہی کیا جیسا کہ حق تھا کہ یہ ہمارا احسان نہیں، آپ کے احسان کا پورا بدلہ نہیں، ایک معمولی سا اظہار ہے جو ہم آپ کی خدمت کر رہے ہیں۔ پس اللہ کے فضل کے ساتھ ان سب بھائیوں نے بھی آپ کی بہت خدمت کی ہے اور میں جماعت کو توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ هَلْ جَزَاءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ انہوں نے تو احسان کا بدلہ اتارا ہے مگر ہمارے ایک محبوب قائد جو سارے پاکستان کے ناظر اعلیٰ بھی تھے، امیر مقامی بھی تھے، صدر انجمن احمدیہ کے صدر بھی تھے ان کے ساتھ جو حسن سلوک کیا ہے ہمارا فرض ہے کہ ہم ان کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

یہ تو مضمون ہے حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے متعلق، آج ان کی نماز جنازہ ربوہ میں پڑھائی جا چکی ہے۔ کثرت کے ساتھ تمام پاکستان کی جماعتیں شریک ہوئی ہیں۔ یہ میرا اندازہ ہے کہ شریک ہو گئی ہیں، پہلی جماعتوں کی طرف سے یہ اطلاعیں آرہی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ بہت کثرت سے لوگ آرہے ہیں لیکن ابھی تک ربوہ کی طرف سے اطلاع نہیں مل سکی۔ مجھے تعجب ہے کہ کیوں ایسا ہوا ہے حالانکہ نماز جنازہ کے بعد فوری طور پر مطلع کرنا ان کا فرض تھا کہ مجھے اطلاع دیتے کہ کیسی نماز جنازہ ہوئی، کیا واقعات ہوئے، لوگوں کا کس قدر ہجوم تھا۔ اس سارے ماحول کی تصویر کھینچنی ضروری تھی۔ لیکن مجھے بہت

پانچویں ساؤتھ ریجنل کانفرنس ۱۹۹۸ء

منعقدہ ۱۰/۹ مئی بروز ہفتہ اتوار بمقام شیموگہ

انشاء اللہ امسال پانچویں ساؤتھ ریجنل کانفرنس مورخہ ۱۰۔۹ مئی بمقام شیموگہ منعقد ہو رہی ہے۔ صوبہ کرناٹک 'کیرلہ' تامل ناڈو' اندھرا پردیش کی تمام جماعتوں کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس کانفرنس کو کامیاب بنانے کیلئے زیادہ سے زیادہ احباب جماعت شرکت فرمائیں۔ کانفرنس کے تمام تر انتظامات وکلیگرے ہال میں کئے گئے ہیں جو کہ D.C آفس اور Distt Court کے بالکل سامنے ہے۔ قیام و طعام کا مناسب انتظام کیا گیا ہے۔ مزید معلومات کیلئے مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ کریں۔ (قائم مقام صوبائی امیر کرناٹک)

S.M Jaffar Sadiq
Sadr Jamat Ahmadiyya
Ahmadiyya Masjid Savi Palya
Shimoga - 577201 Ph : 21907

تعجب ہے۔ ہم نے جتنی دفعہ بھی کوشش کی ہے تمام فونوں کو مصروف پایا اور جمعے پر آنے سے پہلے تک ہمارا رابطہ نہیں ہو سکا۔ مگر یہ تو سارے پاکستان سے جہاں سے چاہتے رابطہ کر سکتے تھے۔ اس لئے مرکز گویا ہمارے ہیڈکوارٹر، مرکز تو یہی ہے جہاں میں ہوں، ہیڈکوارٹر یعنی ربوہ میں جو نظام جاری ہے ان کو اتنی ہوش کرنی چاہئے کہ بڑے بڑے اہم معاملات ہوتے ہیں اور وہ منہ میں گھگنیاں ڈال کر بیٹھے رہ جاتے ہیں۔ اس سے پہلے بھی جو حالات گزرے ہیں بہت عجیب و غریب سے، ان میں بھی بار بار میرے اصرار پر انہوں نے مجھے اطلاعیں بھیجنی شروع کی ہیں، اس سے پہلے بالکل چپ بیٹھے تھے جیسے کچھ واقعہ ہی نہیں گزرا اور اب جنازے کے متعلق تفصیلات سے آگاہ نہ کرنا یہ بھی ظلم ہے۔ آئندہ سے یاد رکھیں کہ ہر اہم بات جو پاکستان میں ہو نظام جماعت کا فرض ہے کہ جہاں سے بھی ہو سکے فوری طور پر مجھے اطلاع دے کر آگاہ کریں اور اس سے دعا کی بھی تحریک ہوتی ہے۔

اب جبکہ میں یہ کہہ رہا ہوں منگلا صاحب کی ایک اطلاع اب میرے سامنے آئی ہے۔ آج نماز جمعہ مکرم مولانا سلطان محمود انور نے پڑھائی۔ جمعہ کے ساتھ ہی نماز عصر ادا کی گئی۔ حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کا تابوت بذریعہ ایمبولینس مسجد اقصیٰ لے جایا گیا جہاں نماز جمعہ و عصر کے بعد مکرم مرزا عبدالحق صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ مختلف اضلاع کے امراء اور جماعتوں کے نمائندگان بھی آئے ہوئے تھے جن کی تعداد پانچ ہزار سے زائد تھی یعنی باہر سے آنے والوں کی۔ نماز جنازہ کی ادائیگی کے بعد میت پیدل کندھوں پر بہشتی مقبرہ لے جائی گئی۔ جنازہ حضرت اماں جان والے چوک کے پاس سے گزر کر مسجد مبارک کے سامنے سے ہوتا ہوا بہشتی مقبرہ لے جایا گیا۔ حضرت اماں جان والے چوک سے مراد یہ ہے جہاں حضرت اماں جان کی یادگار تعمیر ہے، وہ مٹی کا گھر جس میں حضرت اماں جان رہا کرتی تھیں، اس مقام پر ایک یادگار تعمیر ہے۔ اس چوک سے ہوتا ہوا یہ جنازہ وہاں پہنچا۔ بہر حال الحمد للہ یہ کارروائی اپنے اختتام کو پہنچی۔ بہت سی دعاؤں کے ساتھ خدا تعالیٰ نے ان کو رخصت کیا مگر جو وہاں پہنچنے والے پانچ ہزار ہیں صرف ان کی بات نہیں۔ میری میز اُن خطوں اور تعزیت کے تاروں اور فیکسوں سے بھر جاتی ہے جو ساری دنیا سے موصول ہو رہے ہیں اور ساری دنیا پر اس وفات کے صدمے سے ایک لرزہ ساطاری ہے۔ تمام احمدی دعاؤں میں مصروف ہیں۔ پس صرف وہ پانچ ہزار نہیں بلکہ ساری دنیا کے احمدی اللہ تعالیٰ کے فضل سے، اگر پہلے شامل نہیں تھے تو آج نماز عصر کے بعد جب میں نماز جنازہ پڑھاؤں گا، تو ان دعاؤں میں شامل ہو جائیں گے۔ پس بہت ہی پیارا انداز ہے رخصت کا کہ ساری دنیا کی دعاؤں کو سمیٹے ہوئے کوئی انسان اس دنیا سے رخصت ہو۔ اللہ تعالیٰ ان کو غریق رحمت فرمائے اور ہماری عاجزانہ دعاؤں کو قبول فرمائے۔

اب دوسرے مضمون کی طرف لوٹنے کا تو وقت نہیں جو نماز کا مضمون تھا اسے انشاء اللہ بعد میں آئندہ بیان کر دیا جائے گا۔ اگر دو چار منٹ جمعے کے ایک گھنٹے سے کم بھی ہو جائیں تو کوئی حرج نہیں (حضور نے اس موقع پر سہواً فرمایا اذان دیں مگر پھر فوراً اس فقرہ کو درست کرتے ہوئے فرمایا) اب میں بیٹھوں گا، پھر تکبیر کہوں گا اس کے بعد نماز جمعہ پڑھ کر پھر نماز عصر جمع کریں گے۔ نماز عصر کے معاً بعد آپ کی نماز جنازہ غائب ہو گی۔ منہ سے غلطی سے بعض دفعہ اذان کا لفظ نکل جاتا ہے کیونکہ عادت ہے اذان کے متعلق کہنے کی۔ اس لئے دنیا والے گھبرایا نہ کریں اس بات پر۔ یہ کوئی دماغ کی خرابی کی علامت نہیں۔ یہ بچپن سے میری عادت ہے اس لئے بعض لوگ لکھتے اس طرح ہیں جیسے پتہ نہیں مجھے کیا ہو گیا ہے۔ کچھ بھی نہیں ہوا۔ میں بالکل ٹھیک ٹھاک ہوں اللہ کے فضل سے۔ تو ابھی میں بیٹھوں گا پھر میں اٹھ کر مسنون دعائیں آپ کے سامنے پیش کروں گا اس کے بعد پھر نماز جمعہ اور پھر نماز عصر ہو گی۔

خطبہ ثانیہ سے قبل حضور انور نے فرمایا: اصل میں میرے دماغ کی ساخت یہ ہے کہ جب ایک مضمون قبضہ کر لے دماغ پر جیسے تیز رفتار موٹر کو ایک دم دائیں بائیں موڑا نہیں جا سکتا اسی طرح یہ میری ساخت شروع ہی سے ایسی ہے اور اگر یہ نقص ہے تو اس نقص کو سامنے رکھتے ہوئے اللہ نے مجھے اس منصب پر فائز فرمایا ہے کوئی ایسا نقص نہیں ہے جو عمر کے تقاضے سے بعد میں رفتہ رفتہ پیدا ہوا ہو۔ بچپن میں یہی حال تھا اور نماز میں بھولنے کی عادت مجھ میں اور میر محمود احمد صاحب اور نواب محمد احمد خان میں اس وقت سے مشترکہ عادت تھی۔ یہ باتیں تو لمبی ہیں کیوں بھولتے ہیں اور کیا واقعہ ہوتا ہے یہ میں کسی وقت شاید آئندہ بیان کر دوں۔ لیکن اتنا میں بتا دیتا ہوں کہ جو لوگ بے وجہ گھبرا گھبرا کر خط لکھتے ہیں آپ کو کچھ ہو گیا ہے، آپ کو کچھ ہو گیا ہے۔ ان کو کچھ ہو گیا ہے، مجھے کچھ نہیں ہوا۔ میرا بچپن سے یہی حال ہے۔ اگر اللہ کے نزدیک یہ عادت اور دماغ کی یہ خاص کیفیت خلافت کی راہ میں حائل ہونی ہوتی تو اللہ تعالیٰ مجھے ہرگز خلیفہ نہ بناتا۔ اس لئے بچپن سے ہی یہی حال ہے۔ جب میں بعض خاص سوچوں میں الجھ جاؤں تو ناممکن ہے کہ ایک دم ان کا رخ دوسری طرف موڑ سکوں۔ اور یہی بات نواب محمد احمد خان میں مجھ سے زیادہ شدید پائی جاتی تھی حالانکہ بہت بڑے موجد اور بہت بڑے حکیم انسان تھے۔ تو یہ فلسفیوں کے متعلق جو کہانیاں سنی ہوئی ہیں آپ نے کہ سوٹی بستر پر ڈال دی اور آپ کونے میں کھڑے ہو گئے، یہ لطیفے تو ہیں مگر درست بھی ہیں سوچوں کے ہجوم کی وجہ سے ایسا ہو جایا کرتا ہے۔ اس لئے اس کو کوئی بیماری نہ سمجھیں یہ ایک روزمرہ کے واقعات ہیں جو عام طور پر مفکرین سے وابستہ کئے جاتے ہیں، عام لوگوں میں نہیں کئے جاتے۔ میں اپنے آپ کو مفکرین کے شمار میں تو نہیں لاتا مگر بیماری وہی ہے جو مفکرین اور فلسفیوں کو ہو جایا کرتی ہے۔ اس لئے اس میں کسی قسم کی گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ اگر آپ گھبرائیں تو یہ بیوقوفی ہے۔

بعض لوگوں نے مجھے یہاں تک لکھا ہے کہ آپ کو گویا وہ بیماری ہو گئی ہے جس کو آرٹیریو سیکلروسس کہتے ہیں جو حضرت مصلح موعودؓ کو آخری دنوں میں ہو گئی تھی۔ اس بیماری کی اور بھی علامتیں ہوتی ہیں۔ یہ بیماری جب شروع ہوتی ہے تو چند سالوں میں انسان کو بالآخر عقل کے لحاظ سے نہیں مگر دوسرے معاملات میں ناکارہ کر دیتی ہے اور میں نے ناکارہ ہونا ہوتا تو جس زمانے کی میں بات کر رہا ہوں یعنی مسجد مبارک میں جب ہم نماز پڑھا کرتے تھے میر محمود احمد اور میں اور ہم سب اور ہمیشہ تو نہیں مگر اکثر نماز کے بعد سجدہ سہو کرنا پڑتا تھا۔ تو اس وقت سے مجھے گزر جانا چاہئے تھا اس عالم فانی سے اور اس کے بعد میری سوچوں کو معطل ہونا چاہئے تھا۔ آرٹیریو سیکلروسس کی بیماری تو ٹانگوں کا ستیاناس کر دیتی ہے اور اب تو مجھ میں اتنی طاقت نہیں مگر ایک زمانے میں ٹانگوں میں اتنی طاقت تھی کہ بہت تیز دوڑنے والوں کو بھی پیچھے چھوڑ جاتا تھا۔ اور یہ ذہنی بیماری اس وقت بھی تھی۔ سائیکل پر اتنا تیز چلتا تھا کہ مجھ سے بیس تیس سال چھوٹے تھے ان کو بھی چیلنج کرتا تھا کہ آؤ مقابلہ کر لو لیکن نہیں کر سکتے تھے جیسا کہ سویڈن میں ایک صاحب نے مجھ سے خود بیان کیا کہ آپ احمد نگر سے پیچھے سامان لادے آ رہے تھے۔ وہ مجھ سے بہت چھوٹے ہیں غالباً آج آئے ہوئے بھی ہیں یہاں ملاقات کے لئے سویڈن سے۔ کہتے ہیں آپ نے میرے کندھے پر ہاتھ رکھا میں سائیکل پر تھا بالکل چھوٹا بچہ تھا۔ آپ نے کہا کرنا ہے مقابلہ؟ میں نے کہا پھر چلتے ہیں۔ کہتے ہیں شروع میں تو آپ ساتھ ساتھ رہے اس کے بعد اتنا پیچھے چھوڑ گئے کہ بہت ہی پیچھے رہ گیا میں۔ تو یہ بیماری آرٹیریو سیکلروسس نہیں ہے۔ یہ لوگ جو طبیب بنے پھرتے ہیں ان کو پتہ ہی نہیں کہ آرٹیریو سیکلروسس کیا چیز ہے۔ اس میں آج کھول کر بتا رہا ہوں خدا کے واسطے میرے ہمدرد بنے پھرنے والے لوگ مجھے یہ باتیں نہ لکھا کریں کیونکہ سوائے اس کے کہ ذہنی الجھن ہو مجھے اور کوئی بھی فائدہ نہیں پہنچتا یا نقصان نہیں پہنچتا۔ جو کینیڈا کے سفر کے دوران کمزوری واقع ہوئی تھی اور جرمنی میں بھی اس کی تفصیل میں آپ کو بتاؤں تو آپ میں سے کمزور دل جو ہیں شاید ان کو دل کی تکلیف ہو جائے۔ اس قدر سخت بیماریوں میں جو محض دین کی خاطر لاحق ہوئیں یعنی گیمبیا کے حالات اور بعض دوسری پریشانیاں اتنا شدید بیماری کا حملہ ہوا ہے کہ میں حیران ہوں کہ میں نے اس کے باوجود سارے فرائض کیسے ادا کئے اور لوگوں کو تو پتہ ہی نہیں میرے دل پر کیا گزر رہی تھی، میرے جسم پر کیا گزر رہی تھی۔ مگر یہ گواہ ہے سب دنیا کہ میں نے اپنے فرائض میں ایک ذرہ بھی کمی نہیں آنے دی۔ ساری نمازیں باجماعت پڑھائی ہیں، تمام سوال و جواب کی مجلسوں میں بیٹھا ہوں۔ جماعت سے ملنے کے، فیملی ملاقاتوں کے سارے تقاضے پورے کئے ہیں۔ ایک ذرہ بھی ان میں کمی نہیں آئی۔ اور کن حالات میں کئے ہیں یہ مجھے بتانے کی ضرورت نہیں۔ اللہ جانتا ہے۔ اب لوگوں نے ہمدردی جتانے کے لئے کہ گویا میرے بہت زیادہ لگتے ہیں، آپ کمزور ہو گئے، آپ کمزور ہو گئے۔ ان کو یہ نہیں پتہ کہ اس کمزوری کے باوجود آپ کے فرائض تو پورے کر رہا ہوں۔ آپ کو اس سے کیا، میں کمزور ہوں یا نہ ہوں اللہ کے فضل سے جب تک زندہ ہوں آپ کے متعلق جو فرائض ہیں ان کو پورا کرتا رہوں گا۔ اب میں وہ دعائیہ کلمات پڑھتا ہوں اس کے بعد جمعہ ختم ہو گا۔ چونکہ ابھی وقت باقی تھا میں نے کہا یہ باتیں بھی ساتھ ہی کر لوں۔

ESTD:1898
MFRS OF ARMY INDUSTRIAL AND CIVILIAN FANCY SHOES
M. MOOSA RAZA SAHIB & SONS
NO 6 ALBERT VICTOR ROAD FORT
BANGALORE - 560002 INDIA
☎: 6700558 FAX: 6705494

EXPORTS & IMPORTS
All types of Leather jackets, Ladies bags, purse, hand gloves, Organic Cotton (Garments & Baby Cloth)
Contact:
OCEANIC EXIM
57, BRIGHT STREET, CALCUTTA 700019 (INDIA)
PH: 2805209, 2474015 FAX : 91 - 33 - 2479163

ایک گُل میں سمٹ گئی ہے بہار

ایم ٹی اے کے ذریعہ

کثرت میں وحدت کے نظارے

عبدالسمیع خان ۔ ربوہ

ایم ٹی اے نے کل عالم میں پھیلی ہوئی احمدیہ جماعت کی نظریاتی وحدت کو عملی وحدت میں بدل دیا ہے۔ ۱۵۳ ملکوں کے احمدی ایک مالا میں پرو دیئے گئے ہیں۔ پیشگوئیوں کے مطابق مشرق و مغرب کے احمدی ایک دوسرے کو دیکھ رہے ہیں، سن رہے ہیں، محبتیں بڑھ رہی ہیں، دکھ بانٹے جارہے ہیں اور تمام عالم احمدیت ایک خاندان کی شکل اختیار کر گیا ہے اور ان کی تمام اہم تقریبات عالمگیر ہو گئی ہیں۔

یہ مضمون آگے کئی شقوں میں پھیلا ہوا ہے جس کی تفصیل بڑی دلچسپ اور دلربا ہے۔

عالمی جمعہ

جمعہ کا امام مہدی سے خاص تعلق ہے۔ آخرین کی خبر قرآن کریم کی سورۃ جمعہ میں دیا جانا بھی اس خاص تقدیر کی نشاندہی کرتا ہے۔ یہاں تک کہ امام مہدی کا ایک نام جمعہ بھی رکھا گیا ہے جس کی حکمت یہ ہے کہ اس کے ذریعہ کل عالم کو ایک دین پر اکٹھا کیا جانا مقدر ہے۔ چنانچہ کتاب نجم الثاقب میں شیعہ بزرگان کے حوالے سے لکھا ہے۔

"جمعہ امام مہدی کے مبارک ناموں میں سے ہے اور اس نام کی ایک وجہ یہ ہے کہ آپ لوگوں کو جمع کریں گے"۔

حضرت امام علی تقی نے فرمایا "دن ہم ہیں"۔ پھر فرمایا "جمعہ میرا بیٹا ہے (یعنی روحانی بیٹا) اور اسی کی طرف اہل حق اور صادق لوگ جمع ہونگے"۔

(نجم الثاقب صفحه ۴۶۵ ۔ مرزا حسین نوری طبری۔ انتشارات علمیه اسلامیه، جنب نوروز خان)

اور درحقیقت جمعہ کی برکات امام مہدی کے ذریعہ جماعت احمدیہ نے پائی ہیں دوسروں کو اس کا عشر عشیر بھی حاصل نہیں۔

بالآخر وہ وقت آیا کہ ساری دنیائے احمدیت ٹیلی ویژن کے ذریعہ امام جماعت کے خطبہ کو سنتی ہے اور باوجود اس کے کہ شرعی طور پر ہر مقام کی جماعت جمعہ الگ ادا کرتی ہے مگر اصلی اور حقیقی پیغام وہی ہوتا ہے جو امام وقت ارشاد فرماتے ہیں۔ حضور انور نے اس مضمون کو بیان کرتے ہوئے ۲۸ر جون ۱۹۹۱ء کو فرمایا:

"میں نے اس جمعہ کا آغاز جمعہ کے معنی کے بیان سے کیا تھا اور میں نے آپ کو یہ خوشخبری دی تھی کہ آج جماعت احمدیہ وہ جماعت ہے جس کا ذکر قرآن کریم میں سورۃ جمعہ میں ملتا ہے اور آخری زمانہ کے لوگ جو پہلے زمانہ کے لوگوں سے ملائے جائیں گے وہ اللہ کے فضل کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی غلامی میں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی سیرت پر عمل کرنے والے ہونگے۔ اس سے آپ ان پہلوں سے ملیں گے، اس کے بغیر نہیں۔ لیکن یہ زمانہ اور لحاظ سے بھی جمع کا زمانہ ہے۔ اتنی دور دور کے ممالک ایک جگہ مختلف رنگ میں جمع ہو جاتے ہیں کہ انسان کی عقل حیرت میں مبتلا ہوتی ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے اس بات کا ہمیں مزید یقین دلانے کے لئے کہ ہم ہی وہ لوگ ہیں جن کا سورۃ جمعہ سے گہرا تعلق ہے ایسی نئی ایجادات فرمارہی ہیں جن کے نتیجہ میں یہاں بیٹھے ہوئے ہم دور دور کے احمدیوں کے ساتھ ملے ہوئے ہیں اور اکٹھے ایک جگہ جمع ہو چکے ہیں۔ عید کا جو خطبہ میں نے دیا تھا اس کے متعلق ابھی مجھے رپورٹ ملی ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے اسی وقت دنیا کے چوبیس ملکوں میں سنا جارہا تھا اور دنیا کی تریسٹھ جماعتیں اس کو براہ راست سن رہی تھیں۔ اب یہ سلسلہ انشاء اللہ پھیلتا چلا جائے گا۔ اور ظاہری طور پر بھی صرف جماعت احمدیہ ہے اور صرف جماعت احمدیہ ہے جس کو خدا نے یہ توفیق بخشی ہے کہ اس طرح ایک زمانے کے مختلف لوگوں کو بھی ایک ہاتھ پر جمع کردے"۔ (ذوق عبادت اور آداب دعا صفحه ۴۴۴ ، نظارت اشاعت ربوہ)

اور درحقیقت جمعہ ہی وہ مرکزی نکتہ ہے جس نے ایم ٹی اے کی بنیاد فراہم کی اور یہ دن کل عالم کے احمدیوں کے لئے جشن کا دن ہوتا ہے جب ان کا امام براہ راست ان سے مخاطب ہوتا ہے۔ اس نے محبتوں کو ایک نئی جلا اور رونق بخشی ہے۔ حضور انور نے اس کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا:

"جب سے ٹیلی ویژن کے ذریعہ جماعت احمدیہ عالمگیر سے رابطہ قائم ہوا ہے جمعہ جو پہلے ہی پیارا لگا کرتا تھا اور بھی زیادہ پیارا لگنے لگا ہے۔ اور یہ صرف میرا حال نہیں، سب دنیا میں تمام جماعت احمدیہ کے افراد مردوں، عورتوں، بڑوں اور چھوٹوں کا ایک ہی حال ہے۔ کثرت سے ایسے خط مل رہے ہیں جن میں وہ لکھتے ہیں کہ ہمیں تو اب جمعہ کا ایسا انتظار رہتا ہے جیسے پہلے کبھی نہیں تھا۔ یہ تعلق دو طرفہ ہے یکطرفہ نہیں۔ اور حقیقت یہ ہے کہ دنیا میں اس پہلو سے بھی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی قائم کردہ یہ جماعت بے مثل ہے۔ دنیا کی کوئی جماعت ایسے گہرے دو طرفہ تعلق کی کوئی مثال دنیا میں پیش نہیں کر سکتی اور پھر اتنے وسیع پیمانہ پر کہ پانچ براعظموں میں ۱۳۰ سے زائد ممالک میں خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جمعہ کے دن محبت سے بیک وقت احمدی دل دھڑک رہے ہوتے ہیں۔ الٰہی محبت کی کچھ اور تشریح بھی ضروری ہے۔ میں جب جمعہ پر آتا ہوں اور میں اپنی چشم تصور سے دیکھ رہا ہوتا ہوں کہ فلاں جگہ احمدی دیکھ رہے ہونگے فلاں جگہ دیکھ رہے ہونگے۔ ربوہ میں فلاں فلاں جگہ اس طرح لوگ اکٹھے ہونگے۔ احمد نگر میں وہ غیر احمدی زمیندار بھی جنہوں نے آنکھیں پھیر لی تھیں اور تعلق توڑ لئے تھے وہ بھی وہاں اکٹھے ہو گئے ہونگے۔ اور لالی قوم سے اگرچہ بہت تعلقات تھے لیکن آنکھیں پھیرنے میں یہ بھی بڑی ماہر ہے۔ اور ان کی لالی سرخی کی لالی کی طرح ہونٹوں اور گالوں پر رہتی ہے دل پر اثر نہیں کرتی۔ لیکن اب سنا ہے وہ بھی آنے لگ گئے ہیں اور وہاں ایک بہت غریب سے آدمی لالہ تھے۔ ایک اچھے بااثر انسان کے باپ لیکن خود غریب، وہ تو شاید فوت ہو چکے ہیں لیکن یہ سارے لوگ چشم تصور میں میرے سامنے آتے ہیں۔ ہمارا رحماں جو احمد نگر میں میرے فارم پر کام کیا کرتا تھا اس کو بھی کوئی پکڑ کر لائے اور کسی دن دکھائے کیونکہ اس کا ایک دفعہ خط ملا تھا کہ میں تو ترس گیا ہوں آپ ضرور واپس آئیں۔ وہ کافی بوڑھا ہو چکا ہے۔ پھر ایک شاید بابا مغرلج موچی ہوا کرتے تھے جو لائبریری کے باہر پھرے پر بیٹھا کرتے تھے۔ ان سے محبت کا بہت دیرینہ تعلق تھا۔ وہاں سے سائیکل پر جاتا تھا تو ہر دفعہ تو نہیں مگر اکثر روک لیا کرتے تھے۔ اور جب تک مل کر سلام کر کے نہ گزروں وہ ٹیکس ادا کئے بغیر مجھے جانے نہیں دیتے تھے۔ وہ تو اب فوت ہو گئے ہیں لیکن ایسے کئی تھے جو اب اکٹھے ہو رہے ہونگے اور اس وقت دیکھ رہے ہونگے۔ تو یہ جو للہی تعلق ہے اس کی کوئی مثال نہیں ہے"۔

(روزنامه الفضل ،۱۵ر مئی ۱۹۹۲ء)

ایک موقع پر فرمایا:-

"کل کی بات ہے امیر صاحب سیالکوٹ جو ایک ڈیڑھ مہینے کی رخصت کینیڈا میں گزار کر واپس سیالکوٹ جارہے تھے مجھے ملنے آئے اور مجھے بتایا کہ وہاں غالباً گھٹیالیاں یا سیالکوٹ کے کسی بڑے گاؤں کی بات ہے ایک معمر خاتون جنہوں نے جمعہ کا خطبہ دیکھا اور اس میں شریک ہوئی اور اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ کس طرح خطبہ دیا جارہا ہے اس کا ذکر کرتے ہوئے میں نے کیا دیکھا پھوٹ پھوٹ کر رونے لگیں۔ امیر صاحب کی آنکھوں سے بھی یہ واقعہ بیان کرتے ہوئے آنسو جاری تھے۔ کہہ رہے تھے کہ وہ منظر بیان نہیں کیا جاسکتا۔ ایسے درد سے وہ بیان کر رہی تھیں اور بے اختیار دعائیں دے رہی تھیں"۔

(روزنامه الفضل ربوه ۱۱ر جنوری ۱۹۹۳ء)

عالمی جلسہ سالانہ

جمعہ کے عالمی اجتماع کی ایک وسیع شکل جلسہ سالانہ کی صورت میں ظاہر ہوتی ہے۔ جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ جو ربوہ میں منعقد ہوتا تھا اسے صرف ربوہ میں موجود لوگ ہی دیکھ سکتے تھے۔ اس پر ۱۹۸۴ء سے اب تک پابندی ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کے متبادل جو نظام عطا فرمایا اس میں کل عالم شریک ہوتا ہے۔

چنانچہ جلسہ سالانہ برطانیہ پہلی دفعہ سیٹلائٹ کے ذریعہ عالمی طور پر ۱۹۹۲ء میں دکھایا گیا اور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کے تمام خطابات نشر کئے گئے۔

اسی طرح ۱۹۹۶ء سے جلسہ کی پوری کارروائی نشر کی جارہی ہے۔ اس کے علاوہ جلسہ سالانہ جرمنی اور کینیڈا اور امریکہ سے بھی حضور کے خطابات اور دیگر بہت سے پروگرام براہ راست نشر کئے جاتے ہیں۔ جن ملکوں کے جلسوں میں حضور خود تشریف نہیں لے جاسکتے اکثر لندن سے ہی ان کے حاضرین سے خطاب فرماتے ہیں۔ اور کل عالم کے احمدی ایم ٹی اے کے ذریعہ ان میں شریک ہو جاتے ہیں۔ ان میں سر فہرست جلسہ سالانہ قادیان ہے۔ دسمبر ۱۹۹۲ء میں یہ منفرد واقعہ رونما ہوا کہ قادیان کے لئے لندن میں جلسہ منعقد کیا گیا۔ اس موقع پر حضور نے جو دلآویز خطاب فرمایا اس کے ابتدائی جملے یہ تھے:

"آج جماعت احمدیہ مسلمہ عالمگیر ایک ایسے عجیب جلسے میں شریک ہے جس کی کوئی مثال جب سے کائنات بنی ہے اس سے پہلے چاند اور سورج اور آسمان کے سیاروں نے دیکھی نہیں تھی۔ نہ نزدیک کے سیاروں نے ایسا منظر دیکھا نہ دور کے سیاروں نے۔ یہ واقعہ پہلی دفعہ آج ہوا ہے اور آئندہ ہوتا چلا جائے گا۔ یہ ایک ایسا عجیب و غریب جلسہ ہے جو لندن سے لندن میں قادیان کے لئے منعقد ہو رہا ہے اور قادیان کے سامعین اور حاضرین جلسہ بھی اس جلسہ میں اسی طرح شریک ہیں جس طرح مشرق بعید کی مختلف قومیں، کل عالم کے تمام انسان آج اس جلسہ میں شرکت کی استطاعت پا چکے ہیں۔ دیکھنے والے جہاں ہونگے احمدی اور انکے دوست اور ان کے مہمان آج مشرق میں بھی جلسے میں شریک ہیں، مغرب میں بھی شریک ہیں۔ لاس اینجلیز میں بھی آج جلسے کا دن ہے مگر اس وقت وہاں وقت اور ہے۔ آدھی رات کو دو بجے کا وقت ہو گا اور وہاں کرسمس کا دن اس رات کے ذریعہ اختتام کو پہنچ رہا ہے مختلف جگہوں پر شرابوں کے نشے میں دھت حد سے زیادہ کھائے ہوئے مصیبتوں میں مبتلا کرسمس کی رات کاٹنے کے لئے اب اپنے بستروں کی طرف الگ ہو رہے ہونگے اور احمدی تہجد کے وقت اٹھ رہے ہونگے۔ جلسے کی تیاری سے پہلے اس عالمی جلسے میں شرکت کے لئے اپنے بچوں کو جگا کر اپنے اپنے علاقوں میں جہاں جہاں بھی جانا ہے جہاں جہاں بھی سہولتیں مہیا ہیں وہاں اکٹھے ہو کر خدا کی یاد کے لئے اس پاک وقت میں شرکت کے لئے اکٹھے ہونگے۔ اسی طرح جاپان میں بھی اس وقت آج ہی شام کے سات بج چکے ہیں اور پاکستان میں اس وقت تین بجے سے کچھ زائد کا وقت ہو گا۔ قادیان میں جو لوگ اس جلسہ کو دیکھ رہے ہیں وہاں ساڑھے تین سے کچھ زائد کا وقت ہے۔ غرضیکہ دنیا کے تمام ممالک پر ایک سرسری سی اڑتی ہوئی نگاہ ڈال کر دیکھیں یہ حقیقت سامنے آئے گی کہ آج کے لمحات تمام دنیا کے چوبیس گھنٹے کے لمحات بنتے چلے جارہے ہیں۔ وہ آواز جو آپ اس وقت سن رہے ہیں اس وقت انگلستان میں دس بجکر آٹھ منٹ ہیں۔ وہ ہر لمحہ لمحہ دنیا کے گرد برابر اس وقت گونج رہی ہے کہیں دن کا وقت، کہیں رات کا وقت، کہیں شام کے جھٹپٹے کے وقت کہیں شفق کے ساتھ غرضیکہ یہ آواز اس عالمی شکل میں اس صورت کے ساتھ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نمائندے کی ہے کل عالم میں پھیلتی چلی جارہی ہے۔ چوبیس گھنٹے کے لمحات آج ان چند لمحات میں سکڑ کر اکٹھے ہو گئے ہیں۔ یہ طلسماتی لمحات سے زیادہ حسین حقیقت کے لمحات ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جو آسمان پر منصوبے بنائے آج وہ زمین پر حقیقت بن کر ہمارے سامنے اتر رہے ہیں"۔ (روزنامه الفضل ربوه، ۱۱ر جنوری ۱۹۹۳ء)

اس کے بعد سے ہر سال قادیان کے لئے لندن میں جلسہ منعقد ہو رہا ہے اور یہ حقیقت سال کے دوران متعدد دفعہ جلوہ گر ہوتی ہے۔ کبھی کسی ملک کے جلسہ سے خطاب ہو رہا ہے۔ کبھی کسی ملک کی مجلس شوریٰ کو ہدایات دی جارہی ہیں۔ کبھی کسی ملک کی تنظیموں کے اجتماع کی رونق بڑھائی جارہی ہے۔ کہیں تربیتی کلاس کے شرکاء کو نصائح کی جارہی ہیں۔ الغرض ایم ٹی اے نے جماعت احمدیہ کو ایک نئی زندگی عطا کی ہے کہ امام وقت ہر ملک میں نہ ہوتے ہوئے بھی وہاں موجود ہوتا ہے۔

عالمی بیعت

مذہب کی تاریخ کا یہ بھی ایک نرالا واقعہ ہے کہ دنیا کے مختلف ملکوں میں بیٹھے ہوئے لاکھوں افراد ایک ہاتھ پر بیعت کر رہے ہیں۔ یہ نظارہ بھی ایم ٹی اے کے ذریعہ ممکن ہو گیا ہے۔ پہلی دفعہ عالمی بیعت جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۹۲ء کے موقعہ پر ہوئی جس میں بیعت کرنے والے تو لندن میں حضور کے ہاتھ پر بیعت کر رہے تھے مگر تمام دنیا نے اس نظارہ کو دیکھا۔ اس کے متعلق حضور نے فرمایا:

"سب سے دلچسپ باتوں میں سے ایک بات جس کی طرف میری خاص توجہ گئی تھی اور جس کے متعلق مجھے معلوم ہوا کہ ساری دنیا کی جماعتیں بھی محسوس کر رہی ہیں وہ ہے عالمی بیعت۔ یہ تاریخ عالم میں پہلا واقعہ ہوا ہے کہ کوئی بیعت لی جا رہی ہے اور سارے عالم میں بیک وقت اس بیعت کے ساتھ زبانیں بھی متحرک ہوں اور دل بھی دھڑک رہے ہوں اور ایک آواز کے ساتھ اقرار کرنا ایک عجیب کیفیت دل میں پیدا کرتا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے خدا کی تقدیر کا ایک اظہار تھا۔ یہ کوئی اتفاقی واقعہ نہیں ہوا۔ یہ بیان کیا گیا تھا کہ ایک انگریز نو احمدی کے دل میں یہ خیال آیا کہ میں بیعت کر لوں اس موقعہ پر، میں سمجھتا ہوں کہ یہ فرشتوں کی تحریک تھی اتفاقی خیال نہیں تھا۔ ہمارا گزشتہ سال اس بیعت سے بچ گیا

ہے۔ ان کے سر پر ایک تاج رکھا گیا ہے۔ اور یہ بتلایا گیا ہے کہ ساری دنیا کی جماعت تجدید بیعت کے ذریعے اب وفاؤں اور خدمتوں کے ایک نئے دور میں داخل ہو رہی ہے۔ یہ اس بیعت کی تعبیر ہے اور آئندہ میں سمجھ رہا ہوں کہ انشاء اللہ بیعتیں اسی طرح ہوا کریں گی کہ ایک جگہ جب بیعت ہو رہی ہو گی کسی جلسہ میں تو لاکھوں بیعتیں دنیا میں ساتھ ہو رہی ہونگی۔ اور جو کروڑ کا تصور میں نے پیش کیا تھا وہ دُور کی یا خواب و خیال یا خواہش کی بات نہیں رہی۔ میں سمجھتا ہوں اس کا وقت قریب آرہا ہے۔ کیونکہ جلسوں میں جو شریک ہوتے ہیں خواہ مسلم ہوں یا غیر مسلم ان کے متعلق پہلے دوسرے لکھتے ہیں پھر وہ خود خط لکھنے لگ جاتے ہیں اور آج کل تو تقریباً روزمرہ میری ڈاک میں ایسے خط نکلتے ہیں کہ ہمیں ایک احمدی دوست لے آئے تھے۔ ہم مسلمان تھے احمدی نہیں تھے بلکہ بعض دفعہ تو بعض سخت نفرتوں کا شکار تھے اور ایک خطبے میں آکر ہی کایا پلٹ گئی اب ہم نے وہ کچھ دیکھا ہے جو سنی سنائی باتوں کا بالکل برعکس ہے۔ کان اور سنتے تھے آنکھیں اور دیکھتی تھیں۔ اور اب کان بھی اور سننے لگ گئے ہیں"۔ (روزنامہ الفضل ربوہ یکم جنوری ۱۹۹۲ء)

۱۹۹۳ء میں عالمی بیعت کا باقاعدہ سلسلہ جاری ہوا جو دو لاکھ سے شروع ہو کر ۱۹۹۷ء میں ۳۰ لاکھ تک جا پہنچا ہے۔ اس کی تفصیل یہ ہے:

۱۹۹۳ء	۲ لاکھ سے زائد
۱۹۹۴ء	۴ لاکھ سے زائد
۱۹۹۵ء	۸ لاکھ سے زائد
۱۹۹۶ء	۱۶ لاکھ سے زائد
۱۹۹۷ء	۳۰ لاکھ سے زائد

اس عالمی بیعت میں دنیا کی بیسیوں قوموں کے درجنوں زبانیں بولنے والے لوگ بیک وقت خلیفۃ المسیح کے ہاتھ پر بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوتے ہیں۔ یہ ایک مسحور کن نظارہ ہے جسے صرف محسوس کیا جاسکتا ہے، بیان کرنا ممکن نہیں ہے۔

عالمی سجدہ تشکر

۱۹۹۶ء سے یہ طریق اختیار کیا گیا کہ جلسہ سالانہ کے موقع پر ہونے والی عالمی بیعت کے بعد سجدہ شکر حضور کی اقتداء میں ادا کیا جاتا ہے اور تمام عالم کے احمدی اس سجدہ میں شریک ہو جاتے ہیں۔ اس سجدہ کے لئے چونکہ قبلہ کی کوئی قید نہیں اس لئے احمدیوں کے ساتھ ہر چہار سمتیں گویا خدا کے حضور سجدہ ریز ہو جاتی ہیں۔

عالمی نعرے

جماعت احمدیہ کے جلسوں اور دیگر تقریبات کے موقع پر اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی عظمت کے جو گیت گائے جاتے ہیں کل عالم ان میں شریک ہو جاتا ہے اور زمین کے ہر خطے میں وہی راگ الاپے جارہے ہوتے ہیں۔ یہ عالمی نعرے عجیب جوش و جذبے کا سماں پیدا کرتے ہیں اور غیروں پر اس کا غیر معمولی اثر ہوتا ہے۔

درخواست دُعا

مکرم محمد اکرام اللہ صاحب جٹالہ امریکہ کا پوتا عزیز عمران احمد جٹالہ شدید طور پر بیمار ہے اور ڈاکٹروں نے مایوسی کا اظہار کیا ہے۔ احباب جماعت سے خصوصی دُعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اُس بچے کو صحت و سلامتی والی درازی عمر عطا فرمائے۔

(رفیق احمد مالاباری مینیجر ویکلی بدر قادیان)

عالمی دعا

جماعتی تقاریب کے موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ جو دعا کرواتے ہیں اس میں بھی پوری دنیا کے احمدی شریک ہو جاتے ہیں اور یہ دعا زمان و مکان کے ہر ذرہ کو اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہے۔ زمین کے ہر خطہ سے ایک ہی وقت میں اٹھنے والی دعائیں حیرت انگیز انقلاب برپا کر رہی ہیں۔

چشم فلک نے پہلی بار یہ دیکھا ہے
لاکھوں ہاتھ اک ساتھ دعا کو اٹھتے ہیں
ایک مسیحا ہاتھ ہے سب کی نبضوں پر
ایک اشارے پر سب بیٹھتے اٹھتے ہیں

عالمی درس قرآن

جماعت احمدیہ میں آغاز سے ہی درس قرآن کریم کا سلسلہ جاری ہے خصوصاً رمضان المبارک کے مہینہ میں قادیان اور ربوہ میں خلفاء اور علماء سلسلہ قرآن کریم کے معارف بیان کرتے رہے ہیں۔

۷ر جنوری ۱۹۳۸ء کو قادیان کی مسجد اقصیٰ میں پہلی دفعہ لاؤڈ اسپیکر لگا تو حضرت مصلح موعودؓ نے خطبہ جمعہ میں اس توقع کا اظہار فرمایا جو پیشگوئی کا رنگ اختیار کر گئی کہ قادیان میں امام وقت درس دے رہا ہو اور کل عالم کے احمدی سن رہے ہوں۔

۱۹۹۳ء کے رمضان سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے عالمی درس القرآن کا سلسلہ شروع کیا جو آغاز میں ہفتہ میں دو دن تھا اور اب جمعہ کے علاوہ تمام دن نشر ہوتا ہے۔

درس قرآن کے ضمن میں یہ ذکر کرنا بھی مناسب ہوگا کہ رمضان کے تفصیلی درس کے علاوہ ہفتہ میں دو دن حضور کی ترجمۃ القرآن کلاس بھی جاری ہے جو قرآن کریم کے بامعنی اور مطلب خیز ترجمہ کے لئے اپنی نظیر آپ ہے۔ اور باوجود اس کے کہ یہ صرف ترجمہ کی کلاس ہے حضور اس میں ایسے ایسے تفسیری نکات بھی بیان فرماتے ہیں کہ دل عش عش کر اٹھتا ہے۔ یہ کلاسز تعداد کے اعتبار سے ۲۰۰ سے زائد منعقد ہو چکی ہیں۔

عالمی مجالس عرفان

ایم ٹی اے نے خلیفہ وقت کی مجالس علم و عرفان کو بھی عام اور عالمگیر کر دیا ہے۔ وہ بابرکت مجالس جن میں شرکت کے لئے سینکڑوں میل کا سفر کر کے لوگ حاضر ہوتے تھے وہ اب چند قدموں کے فاصلہ پر ہیں۔ جلسہ ہائے سالانہ اور دیگر مواقع پر حضور کی عالمی مجالس سوال و جواب کئی زبانوں میں نشر ہو کر تشنگان معرفت کی پیاس بجھاتی ہیں۔ اور ساتھ ساتھ فیکس کے ذریعہ موصول ہونے والے سوال اس کی عالمی حیثیت میں اور بھی اضافہ کر دیتے ہیں۔

سناؤ اس کی ادائیں دکھاؤ اس کا جمال
کہ اپنے لہجہ و گل میں وہ دیر تک بولے
پھر ایسی بات کوئی زیر گفتگو لاؤ
کسی بہانے وہ محفل میں دیر تک بولے

عالمی نکاح و شادی

کئی تقریبات ایسی ہوتی ہیں جو بظاہر انفرادی اور ذاتی رنگ رکھتی ہیں مگر محبت ہر فاصلے کو پھلانگ کر اس کا حصہ بننے کی کوشش کرتی ہے اور جماعت احمدیہ میں تو یہ للّٰہی محبت اپنے عروج پر ہے۔ ہر احمدی کی خوشی سب کی خوشی ہے۔ خصوصاً ایسی خوشی جس کا مرکز امام وقت ہو۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۶ر اپریل ۱۹۹۳ء کو اپنی تیسری بیٹی کا نکاح پڑھایا اور عالمی جماعت کے اصرار پر یہ پہلا عالمی نکاح بن گیا اور ایم ٹی اے کے ذریعہ یہ خوشی ہر احمدی کی ذاتی خوشی بن گئی۔ حضور انور نے ۱۶ر اپریل ۱۹۹۳ء کو خطبہ جمعہ میں اس نکاح کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

"گزشتہ کچھ عرصہ سے مجھ پر مختلف طرف سے یہ محبت بھرا دباؤ ڈالا جارہا تھا کہ میں اس جمعہ پر اس نکاح کو اس طرح شامل کر لوں کہ یہ بیک وقت تمام دنیا میں دیکھا اور سنا جانے والا نکاح بن جائے اور اس طرح اس تاریخ ساز سال کے کرشموں میں ایک اور اضافہ ہو۔ لیکن طبیعت پر اس خیال سے یہ بات گراں گزرتی تھی کہ میری بیٹی ہے اور خود اسی کے ذریعہ اس سلسلہ کا آغاز کرنا شاید کسی دل پر گراں نہ گزرے لیکن باہر سے بھی ایسے خطوط آنے شروع ہوئے جن سے پتہ چلتا ہے کہ وہ محبت کرنے والے احباب جماعت جو خواہش رکھتے ہیں کہ یہاں آئیں لیکن آ نہیں سکتے ان کی خواہش ہے کہ اس نکاح کو عالمی نکاح بنا دیا جائے تو ہم جہاں جہاں بیٹھے ہوئے ہیں وہاں وہاں اس نکاح کی خوشی میں شامل ہو جائیں۔ چونکہ یہ پر خلوص قلبی تعلق کا اظہار بھی ہے اور جماعت کا مجھ پر ایک حق بھی ہے یہ اس پہلو سے میں سمجھتا ہوں کہ آج کے خطبہ اور نمازوں کے بعد انشاء اللہ بین الاقوامی سلسلوں کے ذریعہ یہ عالمی نکاح بھی پڑھا جائے گا۔ (روزنامہ الفضل ربوہ، ۱۴ر جون ۱۹۹۳ء)

اس کے بعد اور بھی نکاح عالمی رابطوں کے ذریعے پڑھے جاچکے ہیں۔ ۵ر مارچ ۱۹۹۷ء کو حضور انور کی سب سے چھوٹی صاحبزادی عطیۃ المجیب طوبیٰ کی تقریب رخصتانہ محترم مرزا بشیر احمد صاحب ابن مکرم صاحبزادہ مرزا نسیم احمد صاحب کے ساتھ ربوہ میں منعقد ہوئی اس تقریب کا تاریخ ساز لمحہ وہ تھا جب حضور ایم ٹی اے کے ذریعہ اس تقریب میں شامل ہوئے۔ رخصتانہ میں حاضر ہونے والے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور دعا کروائی اور دنیا بھر کے احمدی اس تقریب میں شریک ہو گئے۔ جب حضور ربوہ میں تقریب سے خطاب فرمارہے تھے اس وقت لندن میں انٹرنیٹ (Internet) کے ذریعہ اس تقریب میں جھلکیاں نظر آ رہی تھیں جنہیں ایم ٹی اے کے ذریعہ دنیا بھر میں دکھلایا گیا۔

عالمی دعائے مغفرت

امام وقت کی دعا مرحومین اور ان کے ورثاء کے لئے تسکین قلب کا حکم رکھتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کو تسکین کا یہ ذریعہ بھی حاصل ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بیسیوں بلکہ سینکڑوں جنازے پڑھائے ہیں لیکن بعض ایسے خوش قسمت اور خدمت گزار بھی تھے جن کی نماز جنازہ کی تقریب ایم ٹی اے کے ذریعہ نشر کی گئی اور کل عالم کے احمدی خاموش دعاؤں کے ساتھ اس میں شریک ہو گئے۔ ان میں سے ایک محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب بھی تھے۔ ان کا جنازہ ۲۲ر نومبر ۱۹۹۶ء کو لندن میں پڑھا گیا اور کل عالم نے دیکھا اور دعاؤں میں شرکت کی۔

یہ وہ عجیب و غریب نظارے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ایم ٹی اے کے ذریعہ ہمارے لئے ممکن بنائے ہیں۔ اس احسان پر خدا کا جتنا بھی شکر ادا کیا جائے کم ہے۔ اسلام ایک عالمی مذہب ہے اور جماعت احمدیہ مسلمہ ایک عالمگیر اسلامی جماعت ہے۔ اس کے امام عالمی امام ہیں اور بلاشبہ یہی وہ جماعت ہے جس کے ذریعہ دین اسلام کا عالم کے دیگر تمام ادیان پر غلبہ اور تمام بنی نوع انسان کا عالمی وحدت کی لڑی میں پرویا جانا مقدر ہے۔

پانڈیچیری بک فیئر میں احمدیہ سٹال

الحمدللہ کہ امسال جماعت احمدیہ پانڈی چیری کو ایک مرتبہ پھر اس کتاب میلے میں حصہ لینے کی توفیق ملی۔ اس بک فیئر کا اہتمام Pondichery Coopreative Book Society کی طرف سے کیا گیا اس بار یہ بک Vel Chokanathan Marri ge Hall میں لگایا گیا تھا۔ وطن عزیز کی پچاسویں یوم آزادی کی مناسبت سے کافی زور و شور سے اس کو منانے کا اہتمام کیا گیا۔

۹۷-۱۲-۱۹ صبح ۱۱ بجے اس بک فیئر کا افتتاح عزت مآب جناب M. Ponniyan صاحب آئی پی ایس افسر نے کیا۔ اس موقع پر شہر کی دوسری ذی عزت ہستیاں بھی موجود تھیں۔ یہ بک فیئر ۱۰ دن تک چلا۔

اس بک فیئر میں اکیلا مسلم سٹال جماعت احمدیہ کا تھا۔ جس کو ہر ممکنہ کوشش کر کے خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔ کثیر تعداد میں پڑھا لکھا طبقہ ہمارے سٹال پر آیا۔ ۴۰۰۰ روپے کی کتب فروخت ہوئیں۔ کثیر تعداد میں مفت لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔ اللہ کے فضل سے کافی اچھی تبلیغ کی توفیق ملی۔ خدام نے بڑھ چڑھ کر فرائض سر انجام دئے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہماری اس حقیر مساعی کو قبول فرمائے اور آگے بھی مقبول خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(خورشید احمد خادم معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مدراس)

ڈھینکانال میں چوتھا بک فیئر اور احمدیہ بک سٹال

ڈھینکانال ٹاؤن میں مورخہ ۹۸-۲-۱ تا ۹۸-۲-۷ چوتھا بک فیئر منعقد ہوا۔ ڈھینکانال کے سندھینا تارا ساہیتیہ سنسد کی طرف سے عرصہ چار سال سے لگایا جارہا ہے۔ خاکسار عبدالمالک آف کرڈاپلی حال ڈھینکانال اور مقیم احباب کی کوشش سے اور تعاون سے تین سال سے اس میں "احمدیہ بک اسٹال" لگایا جارہا ہے۔ اس سال ہم کو اپنے اسٹال کیلئے بہت اچھی جگہ ملی۔ روزانہ ۳۰-۱ سے رات ۹ بجے تک اسٹال کھلے رہے سینکڑوں کی تعداد میں مذہب سے محبت رکھنے والے لوگوں نے اس اسٹال میں آکر استفادہ کیا۔ بک فیئر کا افتتاح اُتکل یونیورسٹی کے ہیڈ نے کیا۔ نیز اڑیہ ہائی کورٹ کے جسٹس نے مہمان خصوصی کی حیثیت سے شرکت کی۔ Pradipt Ray Sb دونوں معززین نے ہمارے اسٹال کا معائنہ کیا۔ جنہیں اسلامی اصول کی فلاسفی اور دیگر لٹریچرز بطور تحفہ پیش کیا گیا۔

مکرم عبدالحفیظ صاحب قائد مجلس کرڈاپلی کا خصوصی تعاون رہا مکرم شیر خان صاحب قائد مجلس گونڈیچہ پاڑ اور رفیق خان صاحب پنکال جماعت احمدیہ تاراکوٹ کے احباب اور دو مولوی صاحبان نے بھی تعاون کیا۔

(عبدالمالک کرڈاپلی)

بنگلور کے متعصب ملّاؤں کے ظالمانہ روّیہ کی وجہ سے

محترم محمد شفیع اللہ صاحب صوبائی امیر کرناٹک کو فریضہ حج ادا کئے بغیر واپس لوٹنا پڑا

نام نہاد جمیعۃ العلماء ہند اور مجلس تحفظ ختم نبوت ہند نے گذشتہ کئی سالوں سے بنگلور شہر میں اپنی سستی شہرت حاصل کرنے کیلئے جماعت احمدیہ کیخلاف نہایت ہی غیر شریفانہ و ظالمانہ رویہ اختیار کر رکھا ہے۔

محترم محمد شفیع اللہ صاحب اور آپ کی اہلیہ کا گذشتہ سال سے حج بیت اللہ کا مصمم ارادہ تھا لیکن گذشتہ سال ویزا کی کاروائی میں تاخیر ہونے کی وجہ سے ویزا نہ مل سکا۔ اسی ارادہ کے پیش نظر امسال مورخہ ۹۸-۳-۶ کو موصوف مع اہلیہ ایک پرائیویٹ ٹریول ایجنسی کے ساتھ حج بیت اللہ کے لئے روانہ ہوئے۔ اس قافلہ میں آپ کے ساتھ شہر کے متعصب مخالفین کا ایک ٹولہ بھی تھا۔ یہاں سے آپ بخیریت بیت اللہ کیلئے روانہ ہوئے وہاں پہنچنے کے بعد بنگلور کے ملاؤں کو تشویش ہوئی کہ قادیانی حج بیت اللہ کیلئے روانہ ہو گئے ہیں۔ جبکہ قادیانیوں کو حج کی اجازت نہیں اور نہ ان کا حرم شریف میں داخلہ جائز ہے۔ چنانچہ شہر کے علماء نے میٹنگ کر کے حج کمیٹی آف کرناٹک کے سر کردہ لیڈروں سے گٹھ جوڑ کیا۔ اور یہاں سے پرائیویٹ ٹورس والوں سے رابطہ کر کے دباؤ ڈالنا شروع کیا گیا۔ علاوہ ازیں قافلہ میں جانے والے حجاج جو کہ اکثر بنگلور کے تھے۔ اُن کو موصوف کے احمدی ہونے کا پتہ تھا۔ جس کے نتیجہ میں وہاں جانے کے چند دن بعد انہوں نے شرارت شروع کر دی۔ علماء کے ٹولوں نے جس قدر ممکن تھا آپ کو تنگ کرنے کی کوشش کی اور آپ کو مجبور کر کے تحریری طور پر لکھوانا چاہا کہ آپ لکھ کر دو آپ کا جماعت احمدیہ سے کوئی تعلق نہیں اور (نعوذ باللہ) مرزا غلام احمد قادیانی جھوٹا تھا۔ محترم موصوف نے اپنے تمام عقائد کی وضاحت اُن کے سامنے کر دی تھی کہ میرا تمام ارکان ایمان اور ارکان اسلام پر ایمان ہے۔ لہٰذا اس حد تک میں لکھ کر دینے کو تیار ہوں کہ میرا اسلامی عقائد پر ایمان ہے۔ لیکن جہاں تک جماعت احمدیہ سے انکار اور حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو جھوٹا کہنے کا تعلق ہے۔ میں ایسا کرنے پر بالکل تیار نہیں۔ موصوف کو ڈرایا دھمکایا گیا کہ آپ کو یہاں پر قتل کر دیا جائے گا۔ اگر آپ توبہ نہیں کریں گے جب متعصب علماء اور شر پسند مسلمان بے بس ہو گئے تو خانہ کعبہ کے ایک خطیب سے فتویٰ دریافت کیا گیا۔ جس میں لکھا تھا کہ آپ کا احمدیوں یعنی قادیانیوں کے بارہ میں کیا فتویٰ ہے۔ اگر کوئی قادیانی حج بیت اللہ کے لئے حرم شریف میں آجائے تو اس کے بارہ میں آپ کی کیا رائے ہے؟ اس پر خطیب صاحب نے جواباً فتویٰ دیا کہ عالم اسلام کا متفقہ فیصلہ ہے کہ قادیانی دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ اگر کوئی قادیانی حرم شریف میں داخل ہوتا ہے تو وہ واجب القتل ہے۔ اس فتویٰ کے بعد مخالفین نے اپنی ظالمانہ کاروائی مزید تیز کر دی۔ اور کہا کہ اب صر[illegible] دو راستے ہیں یا تو تحریری طور پر آپ توبہ کر کے اسلام قبول کر لو۔ یا پھر قتل ہونے کیلئے تیار ہو جاؤ۔ موصوف نے بڑے اطمینان سے کہا کہ الحمد للہ میں اس کیلئے تیار ہوں۔ لوگ یہاں پر یہ تمنا لے کر آتے ہیں کہ اس مقدس سرزمین میں اُن کی موت ہو لیکن موت نصیب نہیں ہوتی اگر مجھے یہاں قتل کیا گیا تو اس سے بڑی میری خوش قسمتی کیا ہو سکتی ہے۔ موصوف کے اس حوصلہ اور جذبہ کو دیکھ کر تمام شر پسند علماء اور دیگر احباب بے بس ہو گئے۔ بعض افراد آپ کی اہلیہ کے پاس گئے اور جا کر کہا کہ آپ اپنے خاوند کو سمجھاؤ وہ بالکل ماننے کو تیار نہیں ہیں اُن کے ساتھ آپ کو بھی تکلیف اٹھانی پڑے گی۔ موصوفہ نے پوچھا میرے خاوند نے کیا کہا ہے انہوں نے کہا کہ وہ کہتے ہیں کہ میں اپنی گردن دینے کو تیار ہوں۔ موصوفہ نے کہا کہ اگر میرا خاوند حق کی راہ میں گردن دینے کیلئے تیار ہے تو میں بھی اپنی جان دینے کو تیار ہوں۔ آخر تنگ آکر ٹورس ایجنٹ نے بھی آپ کو کہا کہ آپ کو بھی خطرہ ہے۔ آپ کی وجہ سے مجھے اور میرے پورے قافلے کو خطرہ ہے کیونکہ ہم آپ کو اپنے ساتھ لیکر آئے تھے۔ مخالفین کو خود اپنی جان کے لالے پڑ گئے اور اپنی موت کی فکر شروع ہو گئی۔ اس لئے آپ ایک تحریر لکھ کر دے دو۔ کیونکہ اُس پر بھی دباؤ تھا۔ کہ تم جانتے ہوئے قادیانی کو اپنے ساتھ لائے ہو۔ اُس نے مسلمانوں کا ہیرو بننے کی کوشش کی کہا کہ میرا ایک آخری فیصلہ ہے۔ یا تو آپ توبہ کر لو یا پھر یہاں سے کسی طرح واپس چلے جاؤ۔ حالات اور حکمت عملی کے پیش نظر آپ نے کہا کہ جہاں تک توبہ کا تعلق ہے۔ میں یہ ہرگز کرنے کو تیار نہیں ہوں۔ اس کیلئے میری جان بھی قربان ہونے کیلئے حاضر ہے۔ اگر آپ کہتے ہیں کہ میں واپس چلا جاؤں تو میرا پاسپورٹ واپس کر دو میں چلا جاتا ہوں۔ نہایت ہی نامساعد حالات میں موصوف اپنی اہلیہ کو لیکر جدہ روانہ ہو گئے۔ جہاں پر جا کر ناممکنہ حالات میں محض اللہ کے فضل سے پاسپورٹ حاصل کر کے مورخہ ۹۸-۳-۱۹ کو واپس بنگلور بخیریت پہنچے۔ آپ نے نہایت ہی نازک حالات میں جس قدر پختہ ایمان کا مظاہرہ کیا اور بیت اللہ کی مقدس سرزمین میں درجنوں مخالف علماء اور متعصب مسلمانوں کے منہ بند کئے جس کی وجہ سے اُن کو اپنے ارادوں میں بے بس اور ناکام ہونا پڑا اللہ تعالیٰ کے فضل سے مختصر قیام کے دوران موصوف اور آپ کی اہلیہ کو دو دو عمرے کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ تمام احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوف اور آپ کی اہلیہ کی اس قربانی کو قبول فرمائے۔ آمین۔

اللہ تعالیٰ اجر عظیم عطا فرمائے۔ اور صحت و سلامتی سے رکھے جن شر پسندوں نے آپ کو اس مقدس فریضہ کے سرانجام دینے سے روکا ہے۔ اللہ ان تمام شر پسندوں کو اپنے قہر کا نشانہ بنائے۔

(مقصود احمد بھٹی۔ مبلغ سلسلہ احمدیہ بنگلور)

حج کے موقع پر لگاتار دوسری مرتبہ خوفناک حادثہ

۸ر اپریل کو منیٰ میں زبردست بھگدڑ کے نتیجہ میں ایک سو سے زائد حاجی جاں بحق ہو گئے۔ سعودی عرب نیوز ایجنسی کے مطابق یہ بھگدڑ اس وقت ہوئی جب منیٰ میں زائرین شیطان کو پتھر مارنے کی رسم ادا کر رہے تھے مرنے والوں میں زیادہ تر پاکستان اور ہندوستان کے زائرین شامل ہیں جبکہ سینکڑوں افراد دم گھٹنے کی وجہ سے بے ہوش ہو گئے جنہیں سعودی عرب کے ہسپتالوں میں داخل کرایا گیا۔

یاد رہے کہ گزشتہ سال منیٰ میں ہی آگ لگنے سے سینکڑوں حاجی ہلاک ہو گئے تھے اور ستر ہزار خیمے جل کر خاکستر ہو گئے تھے۔ حج کے موقع پر لگاتار دوسری مرتبہ یہ خوفناک حادثہ ہوا ہے۔

صوبہ کشمیر کے پانچ احمدی احباب کو حج بیت اللہ کی سعادت

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس سال صوبہ کشمیر سے پانچ احباب و مستورات کو حج بیت اللہ کی سعادت نصیب ہوئی ہے۔ الحمد للہ۔

درخواست دُعا ہے کہ مولا کریم ان زائرین کے حج کو قبول فرمائے۔ آمین۔

(عبدالحمید ٹاک امیر جماعت کشمیر)

مدراس بک فیئر میں احمدیہ سٹال

الحمد للہ امسال (ساتویں مرتبہ) جماعت احمدیہ مدراس کو اس عظیم کتابی میلے میں شرکت کی توفیق ملی۔ اس میلے کا اہتمام Book seller of publisher Asso of South India نامی تنظیم کی طرف سے ہر سال کسی بڑے پبلک مقام پر کیا جاتا ہے۔ ملک و غیر ملک کے جانے مانے تعلیمی ادارے Publishing houses اور مذہبی ادارے اس تنظیم کے ممبر ہیں جن میں جماعت احمدیہ بھی شامل ہے۔ امسال اس کتابی میلے کا اہتمام "قائد ملت" آرٹس کالج میں کیا گیا تھا۔

۹۸-۱-۱۰ بروز اتوار صبح ۱۱ بجے اس بک فیئر کا افتتاح عمل میں آیا۔ جو کہ ریاست کے وزیر تعلیم جناب K. Anbazh Khan نے کیا۔ جناب وزیر تعلیم صاحب نے سب سٹالس کا دورہ فرمایا جو کہ خوبصورتی میں ایک سے بڑھ کر ایک تھے۔ بعدہ جناب وزیر صاحب ہمارے سٹال پر بھی تشریف لائے جس کو "احمدیہ انٹر نیشنل" کا نام دیا گیا تھا۔ جناب نعیم احمد صاحب انچارج بک فیئر نے ان کو جماعت کا تعارف کروایا اور تحفۃً کچھ کتابیں بھی پیش کی گئیں۔ اگلے دن P.W.D کے وزیر صاحب جناب درئی مرغن صاحب بھی ہمارے سٹال پر تشریف لائے۔

اردو۔ ہندی۔ تامل۔ ملیالم اور انگلش۔ کے علاوہ غیر ملکی زبانوں میں سٹال میں قرآن کریم کے تراجم بھی نمائش کی غرض سے رکھے گئے تھے۔ یہ بک فیئر ہر سال جماعت احمدیہ مدراس کیلئے تبلیغ کا ایک اچھا ذریعہ ثابت ہوتا ہے۔ بک فیئر ۱۹ جنوری کو اختتام پذیر ہوا۔

اس مرتبہ ماشاء اللہ ۲۰۰۰ روپے کی کتب فروخت ہوئیں۔ اس کے علاوہ مختلف زبانوں میں مفت جماعتی لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔ خدام نے مختلف اوقات میں پہلے سے مرتّبہ دستور کے مطابق فرائض سرانجام دیئے اور تبلیغ کے مقصد کو پورا کرنے کی کوشش کی اس موقعہ پر خدام الاحمدیہ مدراس کی طرف سے "توحید" کے نام سے ایک کتابچہ بھی شائع کر کے تقسیم کیا گیا۔

آخر میں دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری اس حقیر مساعی کو قبول فرمائے اور آگے بھی مقبول خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(خورشید احمد خادم معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مدراس)

We offer professional service in buying, selling of properties for all your real Estate requirement in Bangalore and Karnataka

Contact:-

CHOICE REAL ESTATE

327 Tipu Sultan palace Road

Fort Banglore 560002, ☎ 6707555

STAR

☎ 543105

CHAPPALS

WHOLE SELLERS OF HIGH QUALITY LEATHER & RUBBER CHAPPALS

105/661, OPP, BLOCK NO-7 FAHIMMABAD COLONY

KANPUR-1- PIN 208001

GURANTED PRODUCT

NEVER BEFORE

THIS COMFORT THIS DURABILITY AND SOLIGHT

A TREAT FOR YOUR FEET

Soniky

HAWAI

NIR

NEW INDIA RUBBER WORKS (P) LTD

34, A DEBENDRA CHANDRA DEY ROAD CALCUTTA -15

پاکستان میں گرجے جلائے جانے اور پادری کے قتل کیخلاف مسیحی پروٹسٹ

ماہنامہ مسیحی دنیا اپریل ۱۹۹۸ء نے لکھا ہے کہ "پاکستانی پنجاب میں پچھلے سال ماہ فروری میں کچھ مولویوں کے بھڑکانے پر کچھ مذہبی جنونیوں نے ملتان کے پاس شہر خانیوال میں دو گرجوں پر حملہ کر کے انہیں جلادیا تھا جس پر فوج کو بلایا گیا اس کے بعد فسادی نواحی قصبوں میں بھڑک اٹھے اور مسیحی قصبہ شانتی نگر اور دو دیگر دیہات میں بھی گرجوں پر حملے ہوئے اور سینکڑوں مسیحیوں کے مکان جلادیئے گئے۔

گزشتہ دنوں لاہور میں مسیحی لیڈروں کی ایک میٹنگ ہوئی جس میں شیخوپورہ میں گرجہ گرائے جانے اور ایک پادری کو قتل کیئے جانے کی وارداتوں پر افسوس ظاہر کرتے ہوئے ایجی ٹیشن کی دھمکی دی تھی۔

کہا جاتا ہے کہ شیخوپورہ کی نواحی بستی میں کچھ فرقہ پرستوں نے رات کے وقت گرجہ پر حملہ کر کے اسے گرادیا اور وہاں لگی صلیب ایک تالاب میں پھینک دی پادری نور عالم نے ڈپٹی کمشنر کو اس کی شکایت کی لیکن چند روز بعد اس پادری کو قتل کر دیا گیا۔

عالمی یوم خواتین۔ محض نمائشی تقاریب

آٹھ مارچ کو دہلی کے شاندار وگیان بھون میں عالمی یوم خواتین منانے کیلئے دو تقاریب ایک ساتھ ہوئیں وفدوں کیلئے ہاتھ سے بنا سب سے مہنگا کاغذ دعوت ناموں کیلئے استعمال کیا گیا تھا۔ مرکزی حکومت کے وزارت انسانی وسائل کے خواتین اور بچوں کے فروغ سے متعلق محکمہ نیشنل کمیشن فار ودمن اور مرکزی سوشل ویلفیئر کونسل کی ایک تقریب میں ہندوستان کی تحریک آزادی میں عملی طور پر حصہ لینے والی بزرگ مجاہدین آزادی خواتین کی عزت افزائی کی۔ خواتین کی ترقی سے متعلق بہت سی تقریریں ہوئیں۔

دوسری تقریب کا دعوت نامہ نیشنل کمیشن فار ودمن کی طرف سے تھا۔ وگیان بھون کے ہال میں اڑھائی گھنٹے تک چلنے والے اس پروگرام کا افتتاح ہندوستان کی خاتون اول صدر جمہوریہ کی اہلیہ مسز اوشا نارائن نے کیا۔ آزادی کے پچاس برسوں میں خواتین کی ترقی کے موضوع پر بہت تقریریں ہوئیں۔

ٹیلی ویژن کے بہت سے چینلوں نے اس تقریب کی جھلکیاں دکھائیں۔ تقریر تو سنائی نہیں دی لیکن خواتین کی شاندار ساڑیوں کی جھلک ضرور دکھائی دی۔ ظاہر ہے کہ ان تقریبات میں مدعو کی جانے والی خواتین اور دوسرے مہمانوں کی لسٹ اسی طرح سے تیار ہوتی ہے جس طرح کہ وگیان بھون میں ہونے والی دوسری تقاریب کیلئے۔

سرکاری اداروں اور نیشنل کمیشن فار ودمن نے یہ تقریب کر کے عالمی یوم خواتین کے موقع پر خواتین کے اکاؤنٹ کو پورا کر دیا اب یہ یوم چاہے وہ یوم طفلان ہو یوم خواتین یا یوم انسانی حقوق اسی طرح کی گھسی پٹی تقاریب اور تقریروں کے سلسلے کے ساتھ ختم ہو جاتی ہیں چونکہ ہندوستان میں ابھی حال ہی میں پارلیمنٹ کیلئے انتخابات مکمل ہوئے ہیں اس لئے انتخابات سے متعلق بحث میں ہندوستانی خواتین کے مختلف سیاسی پارٹیوں کے دیئے جانے والے ٹکٹوں اور مستقبل میں انکی خواتین سے متعلق پالیسی کو لیکر ٹیلی ویژن پر بحث ہوتی رہی۔

اس سے ناظرین کو یہ احساس ہوا کہ خواتین کا مدعا ہندوستانی سیاست میں کافی حد تک زندہ ہے حالانکہ جب میں نے اس سلسلے میں کچھ ٹیلی ویژن پروگرام پروڈیوسروں سے بات چیت کی تو انہوں نے یہی کہا کہ انتخابات سے متعلق بحث کیلئے کچھ وقت مقرر کیا گیا تھا چونکہ نئی مرکزی سرکار کی تشکیل میں ابھی دیر تھی اس لئے اس وقت کو پورا کرنے کیلئے جن موضوعات کا انتخاب کیا گیا ان میں خواتین کی پارلیمنٹ میں نمائندگی کے مدعے کو بھی بحث کیلئے لیا گیا۔

کام کاجی خواتین

میں ذکر کر رہی تھی عالمی یوم خواتین کا۔ وگیان بھون کی دونوں تقاریب کو دیکھنے سے پہلے اور بعد میں نے یہی مناسب سمجھا کہ راجدھانی دہلی میں رہنے والی عورتوں پر ایک نظر ڈالوں ان سے بات چیت کر کے یہ معلوم کروں کہ وہ یوم خواتین کے موقع پر کیا سوچتی ہیں۔ میں نے ان خواتین سے بات چیت کرنے کا فیصلہ کیا جو دہلی کی جھگی جھونپڑیوں کی بستیوں میں رہتی ہیں اور صبح چھ بجے بسوں میں سوار ہو کر ان کالونیوں کا رخ کرتی ہیں جہاں وہ بہت سے گھریلو کام کرتی ہیں اور شام ہوتے ہی اپنے گھروں کو لوٹتی ہیں تاکہ چولہے جلائیں کنبے کیلئے کھانا پکائیں اور کپڑے دھوئیں۔

خان پور کے بس اسٹاپوں پر انہیں ملنا کوئی مشکل کام نہیں تھا۔ ۸ مارچ کو اتوار تھا اس روز عالمی یوم خواتین بھی تھا لیکن ان کام کاجی خواتین کی چھٹی نہیں تھی انہیں کوئی ہفتہ وار چھٹی نہیں ملتی۔

دہلی میں ایسی ہزاروں کام کاجی خواتین جمنا پار کی کالونیوں سے اور دوسری جھگی جھونپڑی بستیوں سے صبح چھ بجے کام کیلئے نکلتی ہیں انکے پاس تو میری یہ بات سننے کا وقت بھی نہیں تھا کہ دہلی کے شاندار وگیان بھون میں ہونے والی تقاریب میں ہندوستانی خواتین کے مسائل پر تقریریں ہوں گی انہیں ڈر تھا کہ کہیں باتوں باتوں میں بس نکل گئی تو کام پر پہنچنے میں تاخیر ہو گی۔ (پریس ایشیا انٹرنیشنل)

دعائے مغفرت: افسوس کہ برادرم مکرم حبیب اللہ صاحب نائیک آف آسنور کشمیر مورخہ ۹۸-۲-۲۶ بوقت ساڑھے گیارہ بجے صبح بعمر ۷۱ سال وفات پاگئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم لمبا عرصہ ایک جگہ بوجہ بیماری فریش رہے۔

مرحوم پیدائشی احمدی تھے صوم و صلوٰۃ کے پابند تھے قارئین سے مرحوم کی مغفرت اور پسماندگان کے صبر جمیل کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (محمد عبداللہ نائیک آسنور کشمیر)

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ بھارت

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ بھارت کیلئے امسال ۱۳/ ۱۴/ ۱۵/ اکتوبر ۹۸ کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔

اجتماع کے پروگراموں کا سرکلر مجالس کو بھجوا دیا گیا ہے۔ اراکین اس کے مطابق تیاری کریں اور زیادہ سے زیادہ شریک ہوں۔ (صدر اجتماع کمیٹی مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

اعلان نکاح

مورخہ ۹۸-۴-۷ کو عزیزم مکرم محمد عظمت اللہ غوری ابن مکرم سیٹھ محمد نصرت اللہ صاحب غوری ساکن حیدر آباد کا نکاح عزیزہ عالیہ جبین بنت مکرم سیٹھ محمد عبد الصمد صاحب ساکن حیدر آباد کے ساتھ مبلغ ۲۵۰۰۰ (پچیس ہزار) روپے حق مہر پر مکرم و محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب نے بعد نماز عصر مسجد اقصیٰ قادیان میں پڑھا۔

احباب دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کیلئے باعث برکت و مثمر بہ ثمرات حسنہ بنائے۔ اعانت بدر مبلغ ۱۰۰ روپے۔ (رفیق احمد مالاباری مینجر ویکلی بدر قادیان)

محمد اطہر حسین ولد مکرم اکبر حسین صاحب آف خانپور ملکی بہار کا نکاح تنزیلہ خاتون بنت مکرم غلام باریق شیخ صاحب اتر حاجی پور ڈائمنڈ ہاربر بنگال کے ساتھ مبلغ تیس ہزار روپے حق مہر پر مکرم مولوی منیر الحق صاحب نے مورخہ ۹۸-۳-۱۵ بمقام ڈائمنڈ ہاربر پڑھا۔

رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (اعانت بدر ۵۰ روپے)

(محمد طفیل احمد مبلغ سلسلہ)

خاکسار فاروق احمد معلم شملیہ (بہار) کا نکاح ۹۸-۳-۳ کو محترمہ کلثوم بیگم بنت مکرم حنیف انصاری صاحب ہسری (بہار) کے ساتھ ۵۱۰۰ روپے حق مہر پر مکرم مولوی شوکت انصاری صاحب نے پڑھایا۔ رخصتانہ کی تقریب بھی اسی دن عمل میں آئی۔ رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔

اعانت بدر ۵۰ روپے۔ (فاروق احمد معلم)

شادی خانہ آبادی

مورخہ 15 اپریل بروز بدھ جناب رجنیش کمار شرما (سب ایڈیٹر ہند سماچار جالندھر) ولد جناب کرشن چند پنڈت ساکن بسوہلی۔ جموں کی شادی عزیزہ منجو بنت جناب دیس راج ڈوگرہ ساکن بسوہلی سے عمل میں آئی۔

احباب موصوف کیلئے دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کیلئے باعث برکت و مثمر بہ ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔ (کرشن احمد۔ محمد لقمان دہلوی۔ کمپیوٹر سیکشن۔ پریس رپورٹر "بدر" قادیان)

ولادت

محترمہ حفیظہ سلام صاحبہ لندن بیگم جناب ڈاکٹر عبد السلام صاحب مرحوم نوبل انعام یافتہ کے بیٹے محترم احمد سلام صاحب کو اللہ تعالیٰ نے دوسرا بیٹا ۱۲/ مارچ کو عطا فرمایا ہے۔ جس کا نام سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اُسامہ عبد السلام تجویز فرمایا ہے۔ موصوفہ احباب سے دُعا کی درخواست کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس نو مولود اور بڑے بیٹے عزیز قاسم عبد السلام کو صحت و عافیت والا نیک صالح خادم دین بلند بخت اور اپنے بزرگوں کی خوبیوں کا وارث بنائے۔ محترمہ نے اعانت بدر کیلئے ۱۰ پونڈ بھجوائے ہیں۔

(ملک صلاح الدین قادیان مولف اصحاب احمد)

☆ محترم برادرم اورنگ زیب صاحب راتھر پونچھ سے اپنی بیٹی عزیزہ رضوانہ راتھر بیٹے عزیز گوہر زیب و جوہر احمد زیب اور عزیز شاہین احمد زیب کی امتحان میں نمایاں کامیابی اور بچوں کے روشن مستقبل کیلئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ اعانت بدر ۵۰ روپے۔ (عنایت اللہ نائب ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

☆ خاکسار کے والدین کی صحت و سلامتی درازی عمر کیلئے نیز خاکسار کا رشتہ ہر جہت سے بابرکت ہونے اور خدمت دین کی توفیق پانے کیلئے درخواست دُعا ہے۔

☆ عزیزم سید نور الدین شاہد ابن مکرم سید معین الحق صاحب و عزیزہ امۃ النور حناء بنت مکرم سید نصیر الحق صاحب نیز رضوان احمد ابن شیخ محبوب علی صاحب نے امتحان دیا ہے ان کی نمایاں کامیابی نیک خادم دین بننے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (محمد انور احمد مبلغ سلسلہ جمشید پور)

☆ خاکسار عرصہ دراز سے پیٹ درد کی تکلیف میں مبتلا ہے خاکسار کی اہلیہ بھی علیل ہے دونوں کی کامل شفایابی، صحت و سلامتی زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق پانے کیلئے عاجزانہ دُعا کی درخواست ہے۔

(نشاط احمد معلم وقف جدید اندرون رانچی)

☆ خاکسار کی لڑکی عزیزہ ممتاز بیگم کا رشتہ ہر لحاظ سے مبارک ہونے کیلئے درخواستِ دُعا ہے۔

(منیرہ بیگم اہلیہ بقاتی خان صاحب جماعت احمدیہ نرگاؤں)

درخواستِ دُعا عاجزہ کے شوہر اور والد محترم کافی عرصہ سے بیمار ہیں کامل صحت یابی درازی عمر والدین اور بھائی بہنوں کی دینی و دنیاوی ترقیات کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

(سیدہ امۃ الباسط اہلیہ محترم نشاط احمد صاحب معلم بہار رانچی)

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO-R.N 61/57

Subscription
Annual Rs/-150
Foreign
By Air :20 Pound or 40$ U.S.A
By Sea :10 Pound or 20$ U.S.A

The Weekly BADR

Qadian 143516, Distt Gurdaspur Punjab ((INDIA)

☎ (091) 01872-20757
FAX (091) 01872-20105

Vol - 47 Thursday, 16/23th April 1998 Issue No : 16-17

پاکستان کا سال 1997
پاکستانی اخبارات کی روشنی میں

رشید احمد چوہدری پریس سیکرٹری جماعت احمدیہ لندن

آفتوں کا سال

۱۹۹۷ء کا سال پاکستان کے لئے آفتوں کا سال ثابت ہوا۔ پچھلے سال کی نسبت جرائم کا گراف بہت بڑھ گیا۔ امسال ۷۲۵ سے زیادہ قتل ہوئے جبکہ گزشتہ سال ۴۸۵ افراد قتل ہوئے تھے۔ (نیشن ویکلی۔ ۲؍ جنوری ۹۸ء)

عوام پر بھاری سال

سال ۱۹۹۷ء پاکستانی عوام کے لئے بھاری ثابت ہوا۔ معیشت کو ۲ کھرب روپے کا نقصان ہوا۔ مزید ۱۳ لاکھ افراد بے روزگار ہو گئے جس سے بے روزگاروں کی تعداد ۷۰ لاکھ سے تجاوز کر گئی۔ (نیشن ویکلی۔ ۲؍ جنوری ۹۸ء)

انسانی محرومیوں کا سال

آج پاکستان انسانی محرومیوں کی منہ بولتی تصویر بن چکا ہے جس میں دو تہائی بالغ افراد ناخواندہ ہیں۔ ۱۷ ملین بچے سکول جانے سے محروم ہیں جبکہ ۱۲ ملین بچے غربت کی وجہ سے فیکٹریوں اور گلیوں میں صرف ۴ روپے روزانہ کی اُجرت کرنے پر مجبور ہیں۔ جس کے لئے انہیں ۱۲ سے ۱۶ گھنٹے روزانہ محنت کرنی پڑتی ہے۔ (ڈاکٹر محبوب الحق، سابق وفاقی وزیر خزانہ۔ بحوالہ نیشن ویکلی ۲؍ جنوری ۹۸ء)

کرپشن اور منافقت کا سال

آج کا پاکستان اسلامی ریاست نہیں ہے۔ یہ ایک پاور سٹیٹ ہے جس میں احترام آدمیت اور سچ کی کوئی قدر نہیں۔ کسی کے حقوق کا خیال نہیں کیا جاتا۔ منافقت اور کرپشن ہمارے خون کا حصہ بن چکے ہیں۔ ارکان اسمبلی کی اکثریت شراب پیتی ہے۔ ہم بطور قوم دوہرے معیار کا شکار ہیں۔ ایک طرف شراب پیتے ہیں اور دوسری طرف اس کی مخالفت کرتے ہیں۔
(ڈاکٹر جاوید اقبال، نیشن ویکلی ۲؍ جنوری ۹۸ء)

قتل، اغواء اور گینگ ریپ کا سال

۱۹۹۷ء جرائم کے اعتبار سے بدترین سال ثابت ہوا ہے کیونکہ اسی سال اکتوبر تک دو لاکھ اکسٹھ ہزار ایک سو چار (۲۶۱۱۰۴) ایف آئی آر درج کی گئیں۔ جبکہ ۱۹۹۶ء میں رپورٹ کئے جانے والے جرائم کی تعداد چوبیس ہزار چھ سو اڑسٹھ (۲۴۶۶۸) تھی اور ۱۹۹۵ء میں رپورٹ کئے جانے والے جرائم کی تعداد چھبیس ہزار دوصد چوہتر (۲۶۲۷۴) اور ۱۹۹۴ء میں ان جرائم کی تعداد پچیس ہزار تریسٹھ (۲۵۰۶۳) تھی ۹۷ء میں اغواء کی چھ سو اکیاون (۶۵۱) وارداتیں ہوئیں۔

۱۹۹۷ء میں خواتین کے ساتھ زیادتی کی وارداتوں میں ۴۰ فیصد اضافہ ہوا۔ گینگ ریپ کی وارداتوں میں رواں سال کے دوران اڑھائی گنا اضافہ ہوا۔ (رپورٹ عمران یعقوب خان۔ جنگ سنڈے میگزین ۲۱؍ دسمبر ۹۷ء)

ڈکیتی کا سال۔ کار چوروں کا سال

۱۹۹۷ء میں ڈکیتی کی وارداتوں میں بھی کافی اضافہ ہوا ہے۔ اس سال کو کار چوروں کا سال بھی کہا جا سکتا ہے۔ کیونکہ اس کے دوران گاڑی چھیننے کی وارداتوں میں تشویشناک حد تک اضافہ ہوا ہے۔ (عمران یعقوب خان۔ جنگ سنڈے میگزین ۲۱؍ دسمبر ۹۷ء)

فرقہ واریت کا بدترین سال

سپیشل برانچ کی ایک رپورٹ کے مطابق ۱۹۹۷ء فرقہ وارانہ دہشت گردی کی بھینٹ چڑھنے والوں کی تعداد کے اعتبار سے بدترین سال ہے۔ رپورٹ میں بتلایا گیا ہے کہ صرف پنجاب میں گزشتہ دس سالوں میں فرقہ وارانہ دہشت گردی کے باعث ۵۹۴ افراد مارے گئے جبکہ ۱۲۰۷ واقعات میں ۲۳۶۶ افراد زخمی ہوئے۔ (نیوز انٹرنیشنل لاہور ۱۰؍ اکتوبر ۱۹۹۷ء)۔ اس کے بالمقابل صرف ۱۹۹۷ء میں ۹۷ واقعات ہوئے جن میں ۲۰۰ افراد ہلاک اور ۱۷۵ زخمی ہوئے اور ۸ مساجد پر حملے کئے گئے۔ (جنگ لندن ۲؍ جنوری ۱۹۹۸ء)

منشیات کی سمگلنگ کا سال

اینٹی نارکوٹکس فورس نے ۱۹۹۷ء کے دوران منشیات کے ۱۰۰ سمگلر گرفتار کئے۔ ۲۲ افراد کے ۹۷ کروڑ کے اثاثے ضبط کر لئے گئے۔ ان پر یہ اثاثے منشیات کی سمگلنگ سے بنانے کا الزام ہے۔ اس عرصہ میں فورس نے منشیات کی سمگلنگ کے ۱۷۲ مقدمے درج کئے۔

۱۲۸۰ کلوگرام ہیروئن، ۲۰۳۲ کلوگرام چرس اور ۸۷۲ کلوگرام افیون برآمد ہوئی۔ ان کی مالیت اربوں روپے تھی۔
(جنگ لندن ۲؍ جنوری ۱۹۹۸ء)

سپورٹس میں ناکامیوں کا سال

۱۹۹۷ء پاکستان سپورٹس کے لحاظ سے ناکامیوں کا سال ثابت ہوا۔
(رپورٹ امتیاز سپرا۔ جنگ لندن ۲؍ جنوری ۹۸ء)

مایوسیوں کا سال

۱۹۹۷ء کا سال اقتصادی بدحالی، امن وامان کی مخدوش صورت حال، اقتدار کے کھیل کا اتار چڑھاؤ اور عدلیہ کا بحران جیسے واقعات عوام کے ذہنوں میں بیم ورجائی کیفیت پیدا کرتے رہے۔ گولڈن جوبلی کا یہ سال قوم کے لئے کسی خوشی کا پیغام ثابت نہیں ہوا۔

امن وامان کی مخدوش صورت حال سے اس سال بھی قوم مایوس رہی۔ ملک میں فرقہ وارانہ جھگڑے خصوصاً پنجاب میں جاری رہے۔ اور ۲۹۰ قیمتی انسانی جانیں ان میں ضائع ہو گئیں۔

سندھ میں ۴۹۰ سے زیادہ ایسے افراد جان سے ہاتھ دھو بیٹھے جن کی موت کا پس منظر سیاسی تھا۔ دہشت گردی کے ان واقعات کے نتیجہ میں کراچی کو دنیا کے پانچویں خطرناک ترین شہر جیسی بدنامی ملی۔ (روزنامہ جنگ راولپنڈی ۲؍ جنوری ۱۹۹۸ء، تحریر ڈاکٹر ملیحہ لودھی)

اقتصادی بدحالی کا سال

ندیم ملک صاحب پاکستان کی اقتصادی صورت حال کا تجزیہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"ریونیو میں معتدبہ حد تک کمی، ملکی ایکسپورٹ میں ناکافی بڑھوتی، فارن ایکسچینج کی گرتی ہوئی صورت، انڈسٹریل سیکٹر کی طرف سے مثبت ردعمل کا فقدان، اور پبلک سیکٹر میں قرضوں کی واپسی کے سلسلہ میں بحران کی سی صورت نے پاکستان کی اقتصادیات کو ایک نہ ختم ہونے والے برائی کے چکر میں مبتلا کر رکھا ہے جہاں ہر سیکٹر پورے سسٹم کو سست رفتار بنا رہا ہے اور مستقبل قریب میں بہتری کے کوئی آثار نظر نہیں آتے۔
(نیوز انٹرنیشنل لندن ۳۱؍ دسمبر ۱۹۹۷ء)

۱۹۹۷ء میں پاکستان معاشی، اقتصادی اور زرعی امور میں برصغیر کے ممالک میں سب سے پیچھے رہ گیا

☆......۱۹۶۰ء کی دہائی میں پاکستان علاقہ بھر میں ایک قابل تقلید نمونہ تھا۔ مگر ۱۹۹۷ء میں یہ ملک اکثر معاشی اور اقتصادی امور میں برصغیر کے دیگر ممالک میں سب سے پیچھے رہ گیا ہے۔ اخبار دی نیوز کے سروے کے مطابق پاکستان کی جی۔ ڈی۔ پی بڑھوتی کا تناسب گزشتہ سال ۳ء۱ فیصد رہا جبکہ اس کے مقابل پر سری لنکا کا ۳ء۸ فیصد اور بنگلہ دیش کا ۴ء۷ فیصد اور بھارت کا ۶ء۸ فیصد رہا۔

☆......پاکستان کی ایکسپورٹ بجائے بڑھنے کے گزشتہ سال کم ہو گئی جبکہ بھارت کی ایکسپورٹ ۳۲ء۸ بلین ڈالر سے ۳۵ء۹ بلین ڈالر، سری لنکا کی ۳ء۹ بلین ڈالر سے بڑھ کر ۴ء۳ بلین ڈالر اور بنگلہ دیش کی ۳ء۸ بلین ڈالر سے بڑھ کر ۴ بلین ڈالر ہو گئی۔

☆......پاکستان میں افراط زر کی شرح بھی گزشتہ سال ان ممالک سے زیادہ رہی۔ پاکستان میں اس کی شرح ۱۰ء۳ رہی جبکہ سری لنکا میں ۷ء۲ اور بنگلہ دیش میں ۶ء۱ فیصد اور بھارت میں ۵ء۵ فیصد رہی۔

☆......سوشل سیکٹر کا جائزہ لیں تو معلوم ہو گا کہ گزشتہ سال پاکستان میں نوزائیدہ بچوں کی اموات کا تناسب ۸۸ فی ہزار رہا جو برصغیر کے دیگر ممالک میں سب سے زیادہ ہے۔ بنگلہ دیش میں یہ تناسب ۸۵ فی ہزار، بھارت میں ۷۵ فی ہزار اور سری لنکا میں ۱۴ فی ہزار رہا۔

☆......گزشتہ سال پاکستان میں خواندگی کا تناسب بھی برصغیر کے دیگر ممالک سے کم رہا۔ پاکستان میں خواندگی کا تناسب ۳۷ء۲ فیصد، بنگلہ دیش میں ۳۸ء۶ فیصد اور بھارت میں ۵۲ء۳ فیصد اور سری لنکا میں یہ تناسب ۹۰ فیصد رہا۔

☆......زرعی سیکٹر میں بھی گزشتہ سال پاکستان ان ممالک میں سب سے پیچھے رہ گیا۔ اس طرح جبکہ پاکستان میں کل زیر کاشت رقبہ کل رقبہ کا ۲۸ فیصد تھا، بنگلہ دیش میں زیر کاشت رقبہ کل رقبے کا ۴۷ فیصد تھا۔ بھارت میں یہ رقبہ کل رقبے کا ۵۷ فیصد تھا اور سری لنکا میں زیر کاشت رقبہ کل رقبے کا ۲۹ فیصد تھا۔
(دی نیوز انٹرنیشنل لندن۔ ۲۱؍ جنوری ۱۹۹۸ء)

بحرانوں کا سال

آج پاکستان اپنی تاریخ کے بدترین سیاسی، اقتصادی، معاشی، آئینی اور عدالتی بحران سے دوچار ہے اور اس بحران کی واحد اور حقیقی وجہ آئین میں پائے جانے والے سقم، ابہام، اشکال اور امتیازی پن ہے۔ مگر کسی بھی منتخب اسمبلی اور حکمران نے ان آئینی ابہام پر توجہ نہ دی اور اس کی بنیادی وجہ یہی رہی ہے کہ اس ابہام کی بنیاد پر ہر حکمران نے اپنی مرضی اور منفعت کی تشریحات حاصل کر کے اپنے عرصہ اقتدار کو طول دیا اور آمریت کو استحکام بخشا۔ (مہارت ویکلی لاہور، ۶؍ جنوری ۹۸ء۔ تحریر عبدالقدوس رانا)

اے پئے تکفیر ما بستہ کمر
صد ہزاراں کفر در جانت نہاں
خیز و اوّل خویشتن را کن درست
لعنتی گر لعنتے بر ما کند
لعنتِ اہلِ جفا آساں بود

خانہ اَت ویراں تو در فکرِ دِگر
رَو چہ نالی بہرِ کفرِ دیگراں
نکتہ چیں راچشم مے باید نخست
اُو نہ بر ما، خویش را رسوا کند
لعنت آں باشد کہ از رحماں بود

ترجمہ:
لاکھوں کفر تو تیری اپنی ہی جان میں چھپے ہوئے ہیں۔ دُور ہو تُو اوروں کے کفر پر کیا روتا ہے اٹھ، اور پہلے اپنے تئیں ٹھیک کر۔ خود نکتہ چین کی اپنی آنکھ پہلے درست ہونی چاہئے کوئی مردُود اگر ہم پر لعنت کرے تو وہ لعنت ہم پر نہیں پڑتی بلکہ وہ اپنے تئیں بدنام کرتا ہے ظالموں کی لعنت ملامت کا برداشت کرنا آسان ہے۔ اصل لعنت تو وہ ہے جو رحمان کی طرف سے آتی ہے
(درثمین فارسی)

کالیکٹ: مورخہ ۲۲؍ فروری ۹۸ء بروز اتوار بوقت شام اے پی کنجا مو صاحب صوبائی امیر جماعت کیرلہ کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا۔ بعد تلاوت و نظم احمد سعید صاحب نے پیشگوئی مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے الفاظ پڑھ کر سنائے۔ اس کے بعد محترم مولانا محمد ابوالوفا صاحب اور خاکسار کی دو تقریریں ہوئیں جس میں پیشگوئی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی۔ کثیر تعداد میں نو مبائعین اور زیر تبلیغ افراد بھی شامل ہوئے۔
(محمد عمر مبلغ انچارج کیرلہ کالیکٹ)